عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۵ | ۸ تا ۱۳ محرم الحرام ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۶ تا ۲۲ مئی ۱۹۹۷ء | شمارہ نمبر ۵۱

اسلام یا نفاق؟

کیا قادیانیوں کے منافقت کا کھوٹا سکہ چل سکتا ہے؟

ختمِ نبوت کی شانِ اعجاز

صرف اسلام ہی کیوں؟

وفا

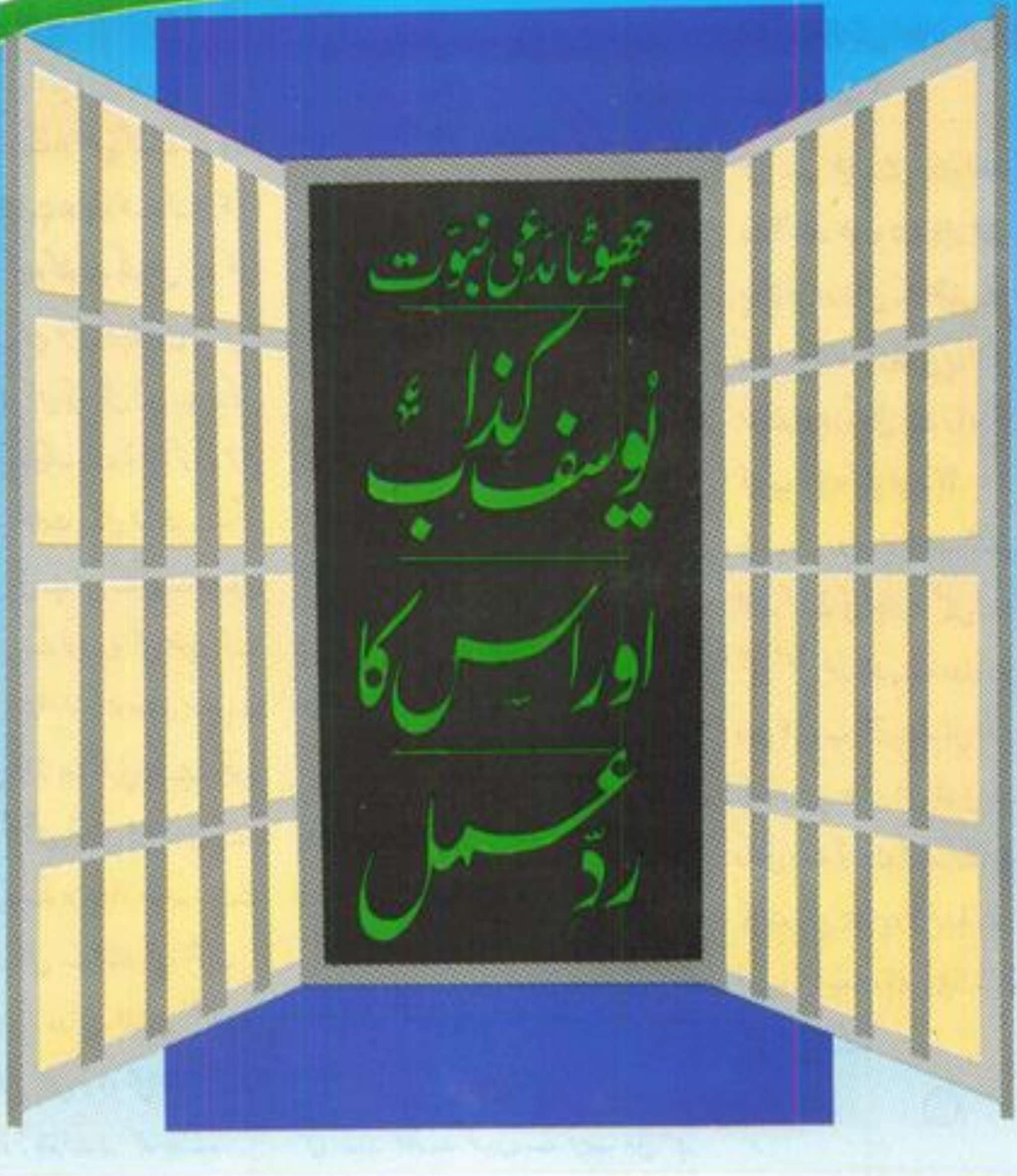

مِنٰی میں آتشزدگی

قیمت ۵ روپے

تعویذ گنڈے کی شرعی حیثیت

س........ ہمارے خاندان میں تعویذ گنڈے کی بہت شہرت ہے اور اسی وجہ سے میرے ذہن میں یہ سوال آیا کہ کیا کسی کو تعویذ کرانے سے اس پر اثر ہوجاتا ہے؟

ج........ تعویذ گنڈے کا اثر ہوتا ہے اور ضرور ہوتا ہے مگر ان کی تاثیر باذن اللہ ہے۔ کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے جو تعویذ گنڈے کئے جاتے ہیں ان کا حکم تو وہی ہے جو جادو کا ہے کہ ان کا کرنا اور کرانا حرام اور کبیرہ گناہ ہے بلکہ اس سے کفر کا اندیشہ ہے اور میں اوپر عرض کرچکا ہوں کہ اس کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص کسی پر گندگی پھینک دے تو ایسا کرنا تو حرام اور گناہ ہے اور یہ نہایت کمینی حرکت ہے۔ مگر جس پر گندگی پھینکی گئی ہے اس کے کپڑے اور بدن ضرور خراب ہوں گے اور بدبو بھی ضرور آئے گی۔ پس کسی چیز کا حرام اور گناہ ہونا دوسری بات ہے اور اس گندگی کا اثر ہونا فطری چیز ہے۔ تعویذ گنڈے کے جواز کی تین شرطیں ہیں۔ اول ...... کسی جائز مقصد کے لئے ہو' ناجائز مقاصد کے لئے نہ ہو۔ دوم....... اس کے الفاظ کفر و شرک پر مشتمل نہ ہوں اور اگر وہ ایسے الفاظ پر مشتمل ہو جن کا مفہوم معلوم نہیں تو وہ بھی ناجائز ہے۔ سوم...... ان کو مئوثر بالذات نہ سمجھا جائے۔

فرضیتِ حج

س..... حج کے مسائل پر مبنی جو کتاب وزارت حج کی طرف سے موصول ہوئی اس میں لکھا ہے کہ جس کے پاس اپنی حاجت سے زیادہ مال ہو یعنی رہنے کا مکان' لباس' گھر کے اسباب کے سوا آمد و رفت کا اور اہل و عیال کا خرچ ہو اور یہ سرمایہ اس کے قرض کو منہا کرنے کے بعد ہو خواہ وہ قرض مہر معجل ہو یا مہر موجل ہی کیوں نہ ہو اس پر حج فرض ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر مکان کرایہ کا ہو تو اس پر حج فرض ہے یا نہیں۔

ج..... کرائے کا مکان ہونا فرضیت حج سے مانع نہیں۔

س..... علاوہ مہر کے کوئی قرض نہ ہو اور مہر اس قدر زیادہ ہو کہ اس کی ادائیگی ناممکن ہو بیوی معاف نہ کرے تو وہ حج پر جائے یا نہیں؟

ج..... بیوی کا مہر معجل تو بالاتفاق فرضیت حج سے مانع ہے مہر موجل (جس کا مطالبہ علیحدگی یا موت سے پہلے نہیں کیا جاتا) کے بارے میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک یہ فرضیت حج سے مانع نہیں اور بعض کے نزدیک یہ بھی مانع ہے۔

س..... روانگی کے وقت احرام باندھا آنکھ سے پانی آیا احرام سے پونچھا احرام چھن گیا سر سے اتارا کپڑا سر پر لگا ایک شخص نے احرام کا پلو مارا اس کا احرام سر پر لگا تکیہ پر سویا' گال پر کپڑا لگا ایک صاحب نے کہا کہ اگر چت بھی لیٹو تو سر کے نیچے ہاتھ رکھ لو۔ اس غلطی کا ازالہ کیسے ہو آپ فرمائیں میں نے بھی اخبار بھی پلاسٹک تھیلے تکیے پر رکھ لئے تھے سوتے وقت یہ فعل میرا درست تھا؟

ج..... ایسی غلطیوں سے کچھ نہیں ہوتا تکیہ پر گال رکھ کر سونا جائز ہے۔

ریڈیو کی اذان پر روزہ افطار کرنا درست ہے

س ..... ہمارے گھروں کے قریب کوئی مسجد نہیں ہے جس کی وجہ سے ہم لوگ اذان آسانی سے نہیں سن سکتے تو رمضان شریف میں ہم لوگ افطاری ریڈیو کی اذان سے کرلیں' جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ریڈیو والے اعلان کرتے ہیں۔ "کراچی اور اس کے مضافات میں افطاری کا وقت ہوا چاہتا ہے"۔ ٹائم بھی بتاتے ہیں۔ اور اس کے بعد فوراً" اذان شروع ہوجاتی ہے' گزشتہ رمضان میں بھی ہم لوگ جونہی شام کو ریڈیو پر اللہ اکبر سنتے تھے تو روزہ افطار کرلیتے تھے۔ آپ مہربانی فرماکر کتاب و سنت کی روشنی میں ہمیں بتائیں کہ آیا ہماری افطاری صحیح ہوتی ہے یا نہیں؟

ج ..... ریڈیو پر صحیح وقت پر اطلاع اور اذان دی جاتی ہے اس لئے افطار کرنا صحیح ہے۔

ہوائی جہاز میں افطار کس وقت کے لحاظ سے کیا جائے؟

س ..... طیارہ میں روزہ افطار کرنے کا کیا حکم ہے؟' جبکہ طیارہ ۳۵ ہزار فٹ کی بلندی پر محو پرواز ہو اور زمین کے اعتبار سے غروب آفتاب کا وقت ہوگیا ہو' مگر بلندی پرواز کی وجہ سے سورج سامنے موجود دکھائی دے رہا ہو تو ایسے میں زمین کا غروب معتبر ہوگیا یا طیارہ کا؟

ج ..... روزہ دار کو جب آفتاب نظر آرہا ہے تو افطار کرنے کی اجازت نہیں ہے' طیارہ کا اعلان بھی مہمل اور غلط ہے۔ روزہ دار جہاں موجود ہو وہاں کا غروب معتبر ہے۔ پس اگر وہ دس ہزار فٹ کی بلندی پر ہو اور اس بلندی سے غروب آفتاب دکھائی دے تو روزہ افطار کرلینا چاہئے۔ جس جگہ کی بلندی پر جہاز پرواز کررہا ہے وہاں کی زمین پر غروب آفتاب ہورہا ہو تو جہاز کے مسافر روزہ افطار نہیں کریں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

جلد ۱۵ شمارہ ۵۱

۸ تا ۱۴ محرم الحرام ۱۴۱۸ھ
بمطابق ۱۶ تا ۲۲ مئی ۱۹۹۷ء

قیمت ۵ روپے

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت
○ مولانا عزیز الرحمن جالندھری
○ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا نذیر احمد تونسوی
○ مولانا منظور احمد حسینی ○ مولانا محمد جمیل خان
○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرکولیشن منیجر: محمد انور

قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل وسٹریکن: ارشد دوست محمد، محمد فیصل عرفان

زر تعاون
سالانہ ۲۵۰ روپے ششماہی ۱۲۵ روپے سہ ماہی ۷۵ روپے

بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ
اور ایشیائی ممالک ۴۰ امریکی ڈالر

چیک ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش
نمبر ۹-۷۸۷ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان فون 583486-514122، فیکس 542277

اس شمارے میں

منیٰ میں آتشزدگی ۔ مسلمانوں کو توجہ الی اللہ کی ضرورت ۴
اسلام یا نفاق ۶
جھوٹا مدعی نبوت یوسف کذاب اور امت مسلمہ کا رد عمل ۱۰
اسلام ہی کیوں ۱۸
دعا ۲۲
تبصرہ کتب ۲۴
ختم نبوت کی شان اعجاز ۲۵

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171-737-8199

پبلشر عبدالرحمن باوا طابع سید شاہد حسن مطبع [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منیٰ میں ہولناک آتشزدگی۔ مسلمانوں کو توجہ الی اللہ کی ضرورت

۸ ذی الحجہ کو ایام حج کے پہلے دن گیارہ بجے میں اس وقت جبکہ تمام حجاج کرام منیٰ میں جمع ہو چکے تھے اور مناسک حج کی تیاری شروع ہو رہی تھی کہ ایک حاجی یا معلم کی غفلت سے ایک خیمہ میں آگ لگی اور وہ آگ ایسی بھڑکی کہ اس نے چشم زدن میں ستر ہزار خیموں کو خاکستر کر دیا اور ہزاروں افراد کو اپنا نشانہ بنایا۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ۳ سو سے زائد حجاج کرام شہید اور دو ہزار سے زائد زخمی ہوئے جبکہ غیر سرکاری اعداد و شمار کے مطابق شہیدوں کی تعداد اس سے کئی گنا زیادہ ہے گمشدہ حجاج کی تعداد کا تو ابھی اندازہ بھی نہیں کیا جا سکا۔ چشم دید گواہوں کے مطابق مکتب نمبر ۲۱ کے سامنے سڑک پار کر کے ایک کیمپ تھا جس میں سعودی افراد غالباً "انتظامی امور سے تعلق رکھنے والے دوسرے افراد رہائش پذیر تھے ان کے خیموں میں اچانک آگ لگی اور آگ لگا خیمہ ہوا سے اڑا اور کیمپ نمبر ۲۱ پر جا پڑا اس کے ساتھ اچانک ہوا تیز ہو گئی اور کیمپ نمبر ۲۱ میں ایسی آگ لگی کہ لوگوں کا نکلنا مشکل ہو گیا۔ اس کیمپ اور اس کے قریبی کیمپوں ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰ میں آگ پھیلتی گئی۔ آگ اتنی تیزی سے پھیلتی جا رہی تھی کہ اس پر قابو پانا انسانی بس میں نظر نہیں آ رہا تھا۔ سعودی رضاکاروں نے فوری طور پر ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰ اور ارد گرد کے کیمپ خالی کرانا شروع کر دیئے جس کی وجہ سے ہزاروں انسانی جانیں ہلاکت سے بچ گئیں۔ کیمپ نمبر ۱۶ کے قریب آ کر اچانک آگ نے اپنا رخ تبدیل کر لیا اور ہندوستانی حجاج کرام کے کیمپوں کی طرف پھیل گئی۔ اس طرف آگ کا خیال بھی نہیں تھا لئے بے خبری میں بہت سارے ہندوستانی حجاج کرام شہید ہو گئے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے آگ نے پہاڑی کی طرف رخ کیا اور تمام خیموں کو یکسر خاکستر کر دیا۔ عینی شاہدین کہتے ہیں کہ ہم نے ایسی شدید آگ زندگی میں نہیں دیکھی۔ پہاڑی کے اوپر پناہ لینے والوں کا کہنا ہے کہ آگ کی تپش سے پہاڑی کے اوپر والے پناہ حاصل کرنے والے حجاج متاثر ہو رہے تھے۔ دو گھنٹے کے قریب آگ نے ستر ہزار خیموں کو مکمل طور پر جلا دیا۔ سعودی حکومت کے تمام انتظامات یکسر فیل ہو گئے اور آگ پر قابو پانے کی تمام کوششیں ناکام ہو گئیں۔ آگ کیا تھی عذاب الٰہی کی ایک صورت تھی جو کسی صورت میں قابو آنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ تیز ہوا نے مزید اس آگ کو پھیلانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس آگ نے پوری دنیا کے مسلمانوں میں تشویش کی لہر دوڑا دی اور بیس لاکھ سے زائد فرزندان توحید کے عزیز و اقارب اور تمام مسلمانوں میں بے چینی اور اضطراب پھیل گیا۔ ہر ایک کے ذہن میں ایک ہی سوال تھا کہ ایسا کیوں ہوا۔ اس میں کس کی غفلت ہے۔ حجاج کرام کو اسی قسم کی تکلیف کا کیوں سامنا کرنا پڑا۔ سعودی حکومت نے اس آگ کو روکنے کے کیا انتظامات کئے۔ مسلمانوں نے اس میں کیا کردار ادا کیا ان تمام سوالوں کا عام سا جواب تو یہ ہے کہ تقدیر کو کوئی نہیں ٹال سکتا۔ جو ہونی تھی وہ تو ہو کر رہی۔ تمام تدبیری کوتاہیوں پر پردہ نہیں ڈالا جا سکتا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سعودی حکومت اپنی طرف سے بہترین انتظامات کرتی ہے۔ ان کے کارکن چوبیس گھنٹے کام کر کے اس عظیم عبادت کے لئے آسانیاں فراہم کرتے ہیں اور سعودی حکومت کے ان تمام انتظامات سے مقصود مال کا حصول بھی نہیں ہوتا۔ وہ ضیوف الرحمان کی خدمت کی بدولت ہی اب تک قائم و دائم ہے اور ان کا امتیازی نشان بھی یہی ہے کہ حجاج کرام کی خدمت ہمارے لئے شرف اور اعزاز ہے اور آگ لگنے کے موقع پر ان کے رضاکاروں نے جس جانفشانی اور محنت سے لوگوں کو بچانے کی کوشش کی اس پر ان کے رضاکار خراج تحسین کے مستحق ہیں اور جس تیزی سے انہوں نے خیمے خالی کرا کر خیمے گرا دیئے اس کی وجہ سے جانی نقصانات میں بہت حد تک کمی ہوئی۔ ان تمام امور کے باوجود درج ذیل کوتاہیاں ایسی ہیں جس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ آئندہ اس قسم کے حادثات کے موقع پر اتنا نقصان نہ ہو۔

۱۔ آگ بجھانے کے انتظامات انتہائی ناکافی تھے اور ہر کیمپ میں جو آگ بجھانے کے لئے پائپ لگائے گئے ہیں وہ بالکل غلط ہیں اور اس سے آگ بجھنے کے امکانات نہ ہونے کے برابر ہیں۔

۲۔ فائر بریگیڈ کا عملہ آگ بجھانے کے عمل سے پوری طرح واقف نہیں اس لئے آگ بجھانے میں فائر بریگیڈ کی گاڑیوں نے صحیح کردار ادا نہیں کیا۔ اور چند گاڑیاں جو آگ کے قریب تھیں انہوں نے آگ بجھانے کی صحیح منصوبہ بندی نہیں کی۔ کیمپ نمبر ۱۶ کے سامنے فائر بریگیڈ کی گاڑی میں عملہ کی بجائے حجاج کرام مصروف عمل تھے اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے پانی ضائع کرنے کے بجائے کچھ نہیں کر رہے تھے۔ اسی طرح ان گاڑیوں کو فوری طور آگ والے کیمپوں کے سامنے لے جا کر جان خطرے میں ڈال کر آگ نہیں بجھائی گئی۔

کیمپوں میں نصب آگ بجھانے والے پائپوں پر ناتجربہ کار رضاکار تعینات تھے جو آگ بجھانے کا کام نہیں جانتے تھے اس لئے آگ کے قریب آ کے ہی وہ ان پائپوں کو چھوڑ کر چلے گئے۔

صرف دو دو بیلی کاپٹر اتنی بڑی آگ بجھانے کے لئے ناکافی تھے۔ وہ ایک بالٹی لے کر جب جاتے تو ان کے دوبارہ آنے تک آگ کئی کیمپ آگے پہنچ جاتی۔ اس طرح یہ ہیلی کاپٹر اتنی بلندی سے پانی یا کیمکل پھینک رہے تھے کہ تو وہ ہوا میں ہی اڑ جاتا تھا۔

آگ کو پھیلنے والی سمت سے روکنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی بلکہ آگ کے پیچھے پیچھے بھاگ بھاگ کر آگ بجھانے کی کوشش کی گئی جس کی وجہ سے آگ کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہ تھی۔

معلمین حضرات سب سے پہلے آگ والے کیمپوں سے فرار ہوئے اور حجاج کرام کو اللہ کے بھروسے پر چھوڑ دیا گیا۔ معلمین کی طرف سے حجاج کرام کو کیمپ خالی کرانے کی صحیح اطلاع نہیں دی گئی جس کی وجہ سے۔ بھگدڑ مچی اور بہت سے حجاج کرام۔ بھگدڑ کی وجہ سے شہید اور زخمی ہوئے۔

پاکستانی حکومت یا خدام الحجاج کا دور دور تک پتہ نہیں تھا۔ آگ بجھنے کے کئی گھنٹہ بعد خدام الحجاج نے اپنی شکلیں دکھائیں۔

تمام خیمے آگ پروف نہیں تھے جبکہ پہلے بھی کئی مرتبہ آگ لگنے کے موقع پر کہا گیا کہ آئندہ خیمے فائر پروف لگائے جائیں گے گذشتہ کئی سال سے پکے شیڈ بنانے کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے لیکن اس کی طرف پیش رفت نہیں کی گئی۔

یہ ایک معمولی سا تجربہ تھا۔ ورنہ صورت حال اس سے بھی زیادہ گھمبیر تھی۔

حجاج کرام کی طرف سے اس موقع پر کوئی نظم و ضبط کا مظاہرہ نہ ہونے کی بنا پر بھی اس آگ کو صحیح طور پر روکا نہیں جا سکا نوجوانوں نے عورتوں اور کو پہلے نکالنے کے بجائے خود نکلنے کی کوشش کی۔ دھکم پیل میں عورتوں اور ضعیفوں کا خیال نہیں رکھا گیا۔ اس اہم موقع پر توجہ اور رجوع الی اللہ کی طرح ضرورت تھی اس کا اہتمام نہیں کیا گیا۔ خود نوجوانوں نے آگ بجھانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ اگر ہر کیمپ والے پائپ اور بالٹیوں کے ذریعے جیسے اپنے ملک میں کرتے ہیں آگ بجھاتے تو اتنی آگ نہ پھیلتی' راستوں کو بلاک کر دیا گیا جس کی وجہ سے فائر بریگیڈ نہ آ سکی۔

جو کچھ ہو گیا اس کی اب تو تلافی نہیں ہو سکتی لیکن جن کوتاہیوں کی نشاندہی کی گئی ہے اس کے ازالے کی ضرورت ہے نقصان میں کافی حد تک کمی ہو سکتی ہے۔ اس طرح سے یہ ایک طرح سے پوری امت مسلمہ کے لئے کہ وہ توبہ کرے اور بد اعمالیوں کو ختم کر کے اللہ کی اطاعت کرے اور اللہ تعالیٰ کی طرف صدق دل سے رجوع کرے۔ خدا کرے آئندہ ایسی نوبت نہ آئے اور مسلمانوں کی اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔

امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد نائب امیر مرکزیہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور دیگر احباب ختم نبوت اپنے شہداء حجاج کرام اور زخمی ہونے والے حجاج کرام کے غم اور تکلیف کو اپنا غم اور تکلیف تصور کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے اور زخمیوں کو جلد صحت و عافیت نصیب فرمائے۔

پی آئی اے کی طرف سے قادیانیوں کو سعودی عرب بھیجنا۔ ایک مذہبی جرم

حرمین شریف میں غیر مسلموں کے داخلے پر پابندی ہے اور قادیانیوں کو پاکستان میں اقلیت قرار دینے سے قبل ہی سعودی حکومت نے سعودی عرب قادیانیوں کے داخلے پر پابندی عائد کر دی تھی۔ ہماری اطلاع کے مطابق کئی قادیانیوں کو جو دھوکے دے کر سعودی عرب داخل ہو گئے تھے سعودی حکومت بے دخل کر دیا۔ گذشتہ دنوں اطلاع ملی کہ پی آئی اے نے اڈمن منیجر کی حیثیت سے جاوید اقبال رندھاوا کو جدہ بھیجا ہے۔ اس سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پی آئی اے کے ایم ڈی نوانہ صاحب کو اطلاع دی کہ وہ فوری طور پر ہر قادیانی کو جدہ سے بلائیں ورنہ ہم سعودی حکومت کو مطلع کر دیں گے۔ ہماری اطلاع کے مطابق ابھی تک اس قادیانی کو واپس نہیں بلایا گیا ہم ان سطور کے ذریعے حکومت پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ قادیانی افسر کو واپس نہیں بلایا گیا تو حکومت سعودیہ کو اطلاع کرنے کی سورت میں حکومت اور پی آئی اے کی جو سعودی حکومت پر بدنامی ہو گی اس کی ذمہ دار حکومت ہو گی۔ اس لئے ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ اس قادیانی شخص کو جدہ سے واپس بلایا جائے۔ اسی طرح مدینۃ الحجاج جدہ میں حضرت امیر مولانا یوسف لدھیانوی صاحب کو چند احباب نے اطلاع کی یونیسکو کے تعاون سے ۴۰ افراد کا عملہ کراچی سے ائرپورٹ ہیڈنگ میں تعاون کے لئے بھیجا گیا ان میں سے ۱۸ افراد قادیانی ہیں اور انہوں نے عمرہ بھی ادا کیا اور مسلمانوں کو غلط مسائل بتائے جس کی وجہ سے مسلمانوں کے عمرے خراب ہوئے۔ ہمارے لئے یہ اطلاع بھی تشویشناک ہے۔ ہمارا حکومت مطالبہ ہے کہ سعودی عرب بھیجنے والے افراد کی چھان بین بہت احتیاط سے کرائی جائے۔ اگر سعودی عرب کو ہمارے افراد پر عدم اعتماد ہو گیا ہے تو اس سے پاکستانیوں کو بہت زیادہ نقصان ہو گا۔ حکومت کو چاہیے کہ فوری طور پر تحقیقات کرائے اور ان قادیانیوں کو ملک واپس لایا جائے۔

اسلام یا نفاق

کیا آئینی فیصلے کے بعد بھی پاکستان میں مرزائیوں کی منافقت کا کھوٹا سکہ چل سکتا ہے؟

مرزائیوں نے مقدمہ سرگودھا اور مقدمہ حافظ آباد میں اپنے جواب دعویٰ میں کہا کہ:

"مدعا علیہم و مرزائی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہیں اور اسلام کی صداقت پر پختہ یقین رکھتے ہیں اور مسلمان کہلانے کا ثبوت رکھتے ہیں کیونکہ وہ:

۱۔ اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانتے اور کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور فرشتوں' اللہ تعالیٰ کی تمام کتابوں اور اس کے تمام رسولوں پر پختہ یقین رکھتے ہیں۔

۲۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمتہ للعالمین سب نبیوں کا سردار سید انبیاء آدم اور باعث تخلیق کائنات مانتے ہیں اور پختہ یقین رکھتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ابتدائے آفرینش سے خاتم النبیین ہیں

۳۔ قرآن مجید کو آخری صحیفہ آسمانی اور اصل کتاب اور شریعت اسلام کو آخری اور اصل شریعت مانتے ہیں' اور اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ تاقیامت یہ شریعت ہی قائم اور نافذ رہے گی۔ اس میں کوئی کسی قسم کی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ قرآن کریم کی کوئی آیت منسوخ نہیں' اس تعلیم میں کوئی خامی نہیں۔ اور اس کا کوئی حکم زائد یا بلاضرورت نہیں قرآن مجید کی آیت کریمہ:

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ اور پنج ارکان اسلام پر مدعا علیہم (مرزائی) تمام یقین رکھتے ہیں۔"

مثل مشہور ہے کہ "ہاتھی کی دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور" دکھانے کے دانت تو مرزائیوں نے جواب دعویٰ میں دکھادیئے ان کے "کھانے کے دانت" میں دکھاتا ہوں لیکن اس سے

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

پہلے مرزائیوں سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جواب دعویٰ میں جو کچھ کہا ہے کیا مسلمان ان تمام چیزوں کے قائل نہیں؟ کیا وہ خدا کو نہیں مانتے؟ کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کے منکر ہیں؟ کیا وہ قرآن کریم پر ایمان نہیں رکھتے؟ جب مسلمان ان تمام چیزوں کے قائل ہیں تو پھر مرزائیوں نے اپنے اسی جواب دعویٰ میں مسلمانوں کے مسلمان ہونے سے انکار کیوں کیا؟ اور یہ کیوں لکھا کہ:

"بہرحال جہاں تک مدعیان (مسلمانوں) کے مسلمان ہونے کا تعلق ہے؟ درست تسلیم نہ ہے"

اور کیا مرزائیوں کی یہ منافقت اور تضاد بیانی قابل فہم ہے کہ مسلمان تو ان باتوں کو مان کر مسلمان نہیں ہوتے مگر مرزائی۔ بقول ان کے انہی باتوں کو مان کر پوری ڈھٹائی سے مسلمانی کا دعویٰ کریں؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ مرزائیوں کے کفر' اسلام کا فیصلہ کرنے کے لئے جب قومی اسمبلی تحقیقات کر رہی تھی اس وقت مرزائیوں کے بزرگوں نے اپنے مسلمان ہونے پر "لاجواب دلائل" کیوں نہ پیش کئے؟ کیا مرزا ناصر احمد اور صدرالدین قومی اسمبلی میں مرزائیوں کی صحیح وکالت نہیں کرسکے؟ کیا دوسرے مرزائی اپنے ان دونوں لیڈروں سے زیادہ علم و عقل کے مالک ہیں؟

جب مرزا ناصر احمد اور مسٹر صدرالدین مرزائیوں کا مقدمہ ہار چکے اور ان کے "قطعی کفر" پر آئینی مہر لگوا چکے ہیں تو اب مرزائیوں کا اپنے مسلمان ہونے کے دلائل پیش کرنا کیا "مکے کہ بعد از جنگ یاد آید برکلہ خود باید زد" کا مصداق نہیں ہے؟

تیسرا سوال یہ ہے کہ ۷ ستمبر ۷۴ء کے فیصلے کی رو سے قادیانیوں کے دونوں فرقے آئین اور قانون کی نظر میں غیر مسلم ہیں۔ عدالت میں قادیانیوں کا یہ کہنا کہ وہ مسلمان ہیں اور یہ کہ دنیا بھر کے مسلمان' مسلمان نہیں ہیں کیا یہ عدالت کی کھلی توہین اور آئین و قانون کا مذاق اڑانے کے مترادف نہیں؟ کیا آئینی فیصلے کے بعد بھی مرزائیوں کی منافقت کا کھوٹا سکہ چل سکتا ہے؟

مرزائیوں کی ڈھٹائی ملاحظہ کریں...... بھری عدالت میں اپنے جواب دعویٰ میں دنیا بھر کے مسلمانوں کو "غیر مسلم" کہہ رہے ہیں اور پھر یہ

توقع رکھتے ہیں کہ عدالت' آئین و قانون کے علی الرغم مرزائیوں کو مسلمان ہی تصور کرے۔ مرزائی' بزعم خود عقل و خرد کے پر نوچتے ہیں مگر اتنی تمیز نہیں کہ عدالت میں زیر بحث نکتہ یہ نہیں آیا کہ آیا مرزائی مسلمان ہیں یا نہیں' اس کا فیصلہ تو آئین کرچکا ہے۔ زیر بحث امر یہ ہے کہ غیر مسلم کی حیثیت میں مرزائیوں کے حقوق کیا ہیں؟ اور کیا نہیں؟ اب میں مرزائیوں کے ایک ایک فقرے کو لے کر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان کے کھانے کے دانت کیا ہیں؟

۱۔ مرزائیوں کا یہ کہنا کہ وہ "مسلمان ہیں اور اسلام کی صداقت پر پختہ یقین رکھتے ہیں" بیسویں صدی کا سب سے بڑا جھوٹ ہے' مرزائیوں کا مذہب یہ ہے کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کو تسلیم نہ کیا جائے تو نہ دین اسلام دین ہے' نہ محمد رسول اللہ نبی ہیں' اس صورت میں دین اسلام نعوذباللہ لعنتی' قابل نفرت' شیطانی اور جھوٹا ہے سنئے! مرزا غلام احمد لکھتا ہے:

"وہ دین' دین نہیں ہے اور نہ وہ نبی نبی ہے جس کی متابعت سے انسان خدا تعالیٰ سے اس قدر نزدیک نہیں ہوسکتا کہ مکالمات الہیہ سے نزدیک ہوسکے۔ یعنی نبی بن جائے" وہ دین' دین نہیں ہوسکتا اور قابل نفرت ہے جو یہ سکھاتا ہے۔ صرف چند منقولی باتوں (قرآن و حدیث) پر انسانی ترقیات کا انحصار ہے اور وحی الہی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی ختم ہوچکی ہے) ___ سو ایسا دین بہ نسبت اس کے کہ اس کو رحمانی کہیں شیطانی کہلانے کا زیادہ مستحق ہے ___ سو ایک امتی (مرزا غلام احمد) کو اس طرح کا نبی بنانا سچے دین کی کہاں سے نشانی ہے"۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸۔۱۳۹)

مرزا غلام احمد کی عبارت کا مدعا واضح ہے کہ جو شخص مکالمات الہیہ سے مشرف ہو وہ نبی ہوتا ہے اور اگر اسلام کی متابعت سے مرزا غلام احمد کو نبوت نہیں ملی تو یقین جانو کہ اسلام جھوٹا ہے۔ لعنتی ہے قابل نفرت اور شیطانی ہے۔ نعوذباللہ ثم نعوذباللہ۔ یہ ہے مرزائیوں کا اسلام پر پختہ یقین۔

۲۔ مرزائیوں نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانتے ہیں یہ بھی سراسر جھوٹ ہے کیونکہ مرزائیوں کو مرزا غلام احمد کے الہامات پر ایمان ہے' اور مرزا اپنے الہامات میں خدا ہونے کا مدعی ہے۔ اور خدائی صفات اپنے لئے ثابت کرتا ہے۔ چنانچہ آئینہ کمالات اسلام میں لکھتا ہے:

ترجمہ" : میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں' اور میں نے یقین کرلیا کہ واقعی میں خدا ہوں' پس میں نے آسمانوں اور زمین کو پہلے اجمالی صورت میں پیدا کیا جن میں تفریق و ترتیب نہیں تھی پھر میں نے ان کو جدا جدا پیدا کیا' ایسی ترتیب سے جو حق کی مراد تھی اور میں اپنے آپ کو ان کی تخلیق پر قادر پاتا تھا' پھر میں نے نچلے آسمان کو پیدا کیا' اور میں نے کہا کہ ہم نے زینت بخشی ہے نچلے۔ آسمان کو چراغوں کے ساتھ پھر میں نے کہا کہ آؤ اب انسان کو پیدا کریں مٹی کے جوہر سے"۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴۔۵۶۵)

☆ نیز مرزا ہی خدا کا اسم اعلیٰ ہے انت اسم الاعلیٰ (تذکرہ طبع دوم ص ۳۴۸)

☆ مرزا کو کن فیکون کی طاقت حاصل ہے۔ (تذکرہ ص ۵۲۵)

☆ مرزا کو خدا کی توحید کا مرتبہ حاصل ہے۔ (تذکرہ ص ۴۹۶)

☆ مرزا خدا کا بروز ہے۔ (تذکرہ ۵۹۶)

☆ مرزا خدا کی روح ہے۔ (۷۳۱)

☆ مرزا کو خدا کے عرش کا مرتبہ حاصل ہے۔ (تذکرہ ص ۵۱۳)

مرزا کے ان تمام خدائی دعوؤں پر مرزائیوں کو ایمان ہے اس کے باوجود مرزائیوں کا یہ کہنا کہ "وہ خدا کو وحدہ لاشریک مانتے ہیں" کتنا بڑا جھوٹ ہے۔ جن کا خدا مرزا ہو' خالق و مالک مرزا ہو' قادر مطلق مرزا ہو' خدا کا اسم اعلیٰ مرزا ہو' خدا کا بروز' خدا کی روح' خدا کی اولاد' خدا کا عرش' سب کچھ مرزا غلام احمد ہو' ان لوگوں سے بڑھ کر دنیا کا کون مشرک ہوگا؟

۳۔ مرزائیوں کا یہ کہنا کہ وہ یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں' یہ بھی سفید جھوٹ ہے۔ مرزائیوں کے نزدیک آخرت سے مراد مرزا غلام احمد کی "وحی" ہے چنانچہ مرزا بشیر احمد لکھتا ہے خود مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے "آخرت' سے اپنی وحی مراد لی ہے" (کلمۃ الفصل ص ۱۹۰ مصنفہ مرزا بشیر احمد' مندرجہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مارچ و اپریل ۱۹۱۵)

علاوہ ازیں اگر مرزائیوں کا "آخرت" پر ایمان ہوتا تو وہ مرزا غلام کے جھوٹے دعوؤں پر کیوں ایمان لاتے۔

۴۔ مرزائیوں کا یہ کہنا کہ وہ فرشتوں کو مانتے ہیں یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ مرزائیوں کے نزدیک فرشتے ارواح کواکب کا نام ہے اور یہ دہریوں اور فلاسفہ کا مذہب ہے نہ کہ اہل اسلام کا' البتہ مرزائی جن فرشتوں کو مانتے ہیں ان میں سے چند کے نام حسب ذیل ہیں

۱۔ شیر علی (تذکرہ ص ۳۰)۔ ۲۔قصاب (تذکرہ ص ۱۹) ۳۔لڑکا (تذکرہ ص ۱۸) ۴۔مرزا غلام قادر (تذکرہ ص ۱۹۳) ۵۔ مٹھن لال (تذکرہ ص ۵۵۵) ۶۔ مرزا سلطان احمد (تذکرہ ۵۲۸) ۷۔الٰہی بخش (تذکرہ ۳۸۶) ۸۔ سنے (تذکرہ ص ۷۹) ۹۔حفیظ (تذکرہ ۷۵۳) ۱۰۔ ٹیچی ٹیچی (تذکرہ ۵۲۹) ۱۱۔خیراتی (تذکرہ ص ۵۲۶)

مرزائیوں کا یہ کہنا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے تمام

رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں یہ بھی جھوٹ ہے انبیاء کرام میں سیدنا عیسیٰ بن مریم روح اللہ علیہ السلام ایک اولوالعزم رسول ہیں مرزا قادیانی نے ان کو جس قدر گندی گالیاں دیں ان کو ایک نظر دیکھنے کے بعد معلوم ہوگا کہ مرزا اور مرزائیوں کے ایمان بالانبیاء کی حقیقت کیا ہے؟ اور اس سے یہ بھی معلوم ہوگا کہ مرزائیوں کا خدا کی کتابوں پر کیسا ایمان ہے؟ خدا کی کتابیں تو رسولوں کے ذریعہ نازل ہوئی ہیں' جب مرزائیوں کے نزدیک رسول ہی نعوذباللہ' شرابی' کبابی' جھوٹے اور اوباش ہوں تو کتابوں کی جو کچھ حالت ہوگی وہ ظاہر ہے۔

۶- مرزائیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صفات ذکر کی ہیں یہ بھی محض جھوٹ اور فریب کے طور پر ذکر کی ہیں ورنہ ان کے نزدیک یہ تمام صفات آنحضرتؐ کی نہیں بلکہ مرزا غلام احمد کی ہیں' چنانچہ مرزائیوں کے نزدیک:

۱- مرزا غلام احمد ہی رحمتہ للعالمین ہے۔ (تذکرہ ص ۳۸)

۲- مرزا ہی محمد رسول اللہ ہے (تذکرہ ص ۹۷)

۳- مرزا ہی خاتم الانبیاء ہے۔ (کشتی نوح ص ۵۶ ایک غلطی کا ازالہ)

۴- مرزا ہی صاحب کوثر ہے۔ (تذکرہ ص ۲۸۱)

۵- مرزا ہی باعث تخلیق کائنات ہے۔ (تذکرہ ص ۶۰۴)

۶- یاسین والقرآن الحکیم کا مصداق مرزا ہے۔ (تذکرہ ص ۴۸۸)

۷- ورفعنا لک ذکرک مرزا کی شان میں ہے۔ (تذکرہ ۹۸)

۸- سبحان الذی اسریٰ مرزا کے حق میں ہے۔ (تذکرہ ص ۸۱)

۹- ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی کا منصب مرزا کو حاصل ہے۔ (ص ۲۲۴)

۱۰- وماینطق عن الھویٰ کا مرتبہ مرزا کا ہے۔ (تذکرہ ص ۳۸۸)

۱۱- اور آدم علیہ السلام سے لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء کرام سے عہد لیا کہ وہ مرزا غلام احمد پر ایمان لائیں اس کی بیعت و نصرت کریں۔ (قادیانی مذہب طبع پنجم ص ۳۳۸ ومابعد)

ان حوالوں کے بعد دنیا کا کوئی احمق مرزائیوں کے پرفریب دعوؤں کو مان سکتا ہے؟

مرزائیوں کا یہ کہنا کہ "وہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہیں" یہ بھی چودھویں صدی کا عجیب ترین جھوٹ ہے' واقعہ یہ ہے کہ مرزائی' مرزا غلام احمد کو محمد رسول اللہ تصور کرکے اس کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ چنانچہ مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے:

"مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریمؐ سے کوئی الگ چیز نہیں ہے' جیسا کہ وہ (مرزا) خود فرماتا ہے ___ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منھم سے ظاہر ہے' پس مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی"۔

(کلمۃ الفصل ص ۱۵۸ مندرجہ ریویو آف ریلیجنز بابت مارچ' اپریل ۱۹۱۵ء)

مرزا بشیر احمد کی اس عبارت سے ظاہر ہے کہ مرزائی' مرزا غلام احمد کو محمد رسول اللہ سمجھ کر اس کا کلمہ پڑھتے ہیں' ورنہ اگر مرزا خود وہ محمد رسول اللہ نہیں تو مرزائی اپنا نیا کلمہ بنائیں گے۔

مرزائیوں کا یہ کہنا کہ وہ قرآن مجید آخری صحیفہ آسمانی اور مکمل کتاب سمجھتے ہیں یہ بھی سراسر دروغ بے فروغ ہے۔ مرزائیوں کے نزدیک آخری وحی مرزا غلام احمد کی وحی' ہے اور مرزا کی وحی کے مجموعہ (تذکرہ) کو آخری صحیفہ آسمانی سمجھتے ہیں۔ اگر ان کے نزدیک قرآن مجید "مکمل کتاب" ہوتی تو مرزا غلام احمد کی وحی کی کیا ضرورت تھی؟ علاوہ ازیں مرزائی! اس قرآن کو نہیں مانتے جو عرب میں نازل ہوا بلکہ ان کا ایمان اس قرآن پر ہے جو قادیان میں نازل ہوا۔ کیونکہ مرزا غلام احمد کا الہام ہے۔ انا انزلناہ قریبا من القادیان (تذکرہ ص ۷۶) اور قادیانیوں کے اسی قرآن میں مکہ اور مدینہ کے ساتھ قادیان کا نام لکھا ہوا ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۷۶-۷۷)

مرزائیوں کا یہ کہنا کہ وہ شریعت اسلام کو آخری اور مکمل شریعت مانتے ہیں یہ بھی غلط اور جھوٹ ہے۔ مرزائیوں کے نزدیک آخری شریعت مرزا غلام احمد کی شریعت ہے جس کی پیروی کا مرزائیوں کو حکم ہوا' مرزا غلام احمد نے لکھا ہے کہ شریعت امرونہی کو کہتے ہیں اور میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی' لہٰذا مرزا صاحب شریعت ہوتا ہے۔ (اربعین نمبر ۴ ص ۷)

اور اگر مرزائیوں کے نزدیک شریعت اسلام آخری اور مکمل شریعت ہوتی تو انہیں مرزا کی وحی اور اس میں نازل شدہ امرونہی کی ضرورت کیوں پیش آتی؟

مرزائیوں کا یہ کہنا کہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ تاقیامت شریعت محمدی ہی قائم اور نافذ رہے گی یہ بھی جھوٹ ہے بلکہ مرزائیوں کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت اور شریعت کا سکہ قیامت تک جاری رہے گا جو ان کے عقیدے کے مطابق بعثت ثانیہ کہلاتا ہے'

اور یہ مرزا غلام احمد کی بعثت ثانیہ کا دور اپنی روحانیت میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے اقوی اور اکمل ارشد کے مقابلہ میں کمزور اور ناقص چیز خود بخود کالعدم ہو جاتی ہے۔

(خطبہ الہامیہ ص ۱۸۱)

مرزائیوں کا یہ کہنا کہ ان کے نزدیک قرآن کریم کی وہ سینکڑوں آیات، جن میں جہاد و قتال کا حکم ہے منسوخ کروالیں۔ علاوہ ازیں مرزا غلام احمد کی وحی ہے کہ:

ما ننسخ من آیۃ اوننسھاناٰت بخیر منھا اومثلھا" الم تعلم ان اللہ علی کل شئی قدیر

یعنی جس آیت کو ہم منسوخ کردیں یا بھلا دیں ہم اس سے بہتر لے آتے ہیں یا اس کی مثل۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے کہ تذکرہ ص ۴۶۸

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کی ترمیم و تنسیخ کے خدائی اختیار بھی مرزا کے ہاتھ میں ہیں اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مرزا پر نازل شدہ "آیات" قرآن کریم سے بہتر یا اس کی مثل ہیں۔

مرزائیوں کا یہ کہنا کہ ان کے نزدیک قرآن میں کوئی خامی یا کمی نہیں، یہ بھی غلط ہے۔ اس لئے کہ مرزا غلام احمد کے الہامات میں قرآن کریم کی بے شمار آیتوں میں کمی بیشی کی گئی ہے۔ اگر قرآن مجید میں کوئی بیشی یا کمی مرزائیوں کے نزدیک نہ ہوتی تو مرزا غلام احمد کی وحی ان آیات میں کمی بیشی کرکے ان کی اصلاح و مرمت کیوں کرتی؟

مرزائیوں کا یہ دعویٰ کہ وہ قرآن کریم کی آیت اکمال دین پر ایمان رکھتے ہیں، یہ سراسر جھوٹ ہے۔ اگر مرزائیوں کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین کامل ہوتا تو مرزائیوں کو نہ مرزا غلام احمد کی نبوت و رسالت کی ضرورت پیش آتی، نہ اس کی قادیانی وحی کی نہ اس کے امرونہی کی نہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو تیرہ سو سال تک محدود سمجھتے نہ آپ کی شریعت منسوخ قرار دیتے نہ تیرہ سو سال کے عقائد اسلامی میں ترمیم کرتے نہ امت مسلمہ کو کافر قرار دیتے اور نہ خود دائرہ اسلام سے خارج ہوتے نہ ان کے غیر مسلم ہونے کا دعویٰ عدالت میں پیش ہوتا اور نہ انہیں جواب دعویٰ کی ضرورت لاحق ہوتی، مرزائیوں نے اسلام کی ہر ایک ایک چیز کو مسخ کرڈالا اور ابھی تک انہیں یہ زعم ہے کہ وہ دین اسلام کو کامل و مکمل سمجھتے ہیں؟

تفو برتو اے چرخ گرداں تفو!

جبار کارپیٹس
ڈیلرز
زینت کارپٹ • مون ایڈنٹ • پاک پنجاب کارپٹ
یونائیٹڈ کارپٹ • وینس کارپٹ • اولمپیا کارپٹ
PH:6646888-6647655
FAX:092-21-521503
مساجد کیلئے خاص رعایت
۳ھ، این آر ایونیو نزد جبری پوسٹ آفس بلاک جی
برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

جھوٹا مدعی نبوت یوسف کذاب اور اُمت مسلمہ کا ردِّ عمل

اللہ رب العزت کے پسندیدہ دین (دین اسلام) کو صفحۂ ہستی سے مٹانے اور اسلامی نظریات و عقائد کو انسانی ذہن و فکر سے بالکل محو کرنے کے لئے کفری منظم طاقتیں ہمیشہ اپنی مذموم سرگرمیوں میں مصروف رہی ہیں۔ صیہونی طاقتوں نے جہاں اسلام اور اہل اسلام کے خلاف اور بہت سارے بھیانک حربے استعمال کئے وہاں سب سے بڑا ہتھیار یہ کہ "نقلی اسلام" کو پھیلانے اور دین فطرت (دین اسلام) کو بدنام کرکے سیاسی غلبہ حاصل کرنے کی فضول کوشش کی۔

خالق کائنات سے مخلوق کا تعلق جوڑنے کا واحد ذریعہ انبیاء علیہم السلام کی پاکیزہ ہستیاں تھیں جن کو خالق کائنات نے مختلف ادوار میں انسانیت کی دارین کی فوز و فلاح کے لئے مبعوث فرمایا یہاں تک کہ یہ انبیاء و رسل کا نورانی سلسلہ سرور کائنات محمد رسول اللہ ﷺ پر اختتام پذیر ہوگیا۔ رسول آخرین ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید، احادیث نبویہ اور اجماع امت سے ثابت ہوگیا کہ جو شخص خاصہ کائنات محبوب کبریا ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرے وہ کذاب اور دجال ہے اور واجب القتل ہے۔

امت مسلمہ نے کسی بھی جھوٹے مدعی نبوت کو کبھی برداشت نہیں کیا جس کی تاریخ اسلام گواہ ہے۔ انیسویں صدی عیسوی نے صیہونی طاقتوں نے چپٹے کی پرواز سے اپنے مخصوص سیاسی مقاصد کے تحفظ کے لئے قادیان ضلع گورداسپور کے ایک کسان کے بیٹے مرزا غلام احمد سے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کروایا۔ امت مسلمہ نے شدید ردعمل ظاہر کیا لیکن چونکہ مرزا قادیانی نے رفتہ رفتہ بتدریج دعوے کئے 'مجدد' 'مصلح' مسیح موعود اور بالآخر مسند نبوت پر ڈاکہ ڈالا اس لئے اہل اسلام اس دہقان زادے کے تعفن سے بروقت زمین کو پاک نہ

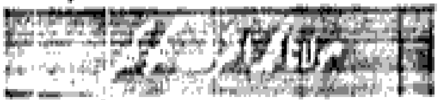

کرسکی اور بالآخر مرزا قادیانی اپنی منہ مانگی ہیضے کی موت مرگیا۔ ابھی امت مسلمہ اس دجالی فتنہ سے نمٹ نہیں پائی تھی کہ حال ہی میں مرزا قادیانی کی طرز پر ایک اور جھوٹا مدعی نبوت یوسف علی کو صیہونی طاقتوں نے کھڑا کرکے اہل اسلام کے جذبات سے کھیلنا شروع کردیا ہے۔ تقریباً" ایک ماہ سے میڈیا میں یہ موضوع زیر بحث ہے۔ سب سے پہلے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کذاب کے دل خراش دعاوی کے سبب اس پر کفر کا فتویٰ جاری کیا جو "تکبیر" نے بھی شائع کیا۔ انہی سطور میں قارئین ملاحظہ فرماسکتے ہیں۔

ہم قارئین کرام کو کذاب یوسف علی کے خرافات سے روشناس کرانے سے پہلے یہ بتادینا ضروری سمجھتے ہیں کہ یوسف کذاب کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے اندرون پاکستان مختلف شہروں میں ۹ مقدمات ۲۹۵۔ اے، ۲۹۵۔بی اور ۲۹۵۔ سی کے تحت مقدمات درج کئے جاچکے ہیں، مزید تفصیلات قارئین کرام کو یوسف کذاب کے حالات زندگی کے بعد انہی سطور میں فراہم کریں گے۔ کچھ معلومات ہفت روزہ ختم نبوت شمارہ ۴۸ میں ہم اپنے قارئین کو فراہم کر چکے ہیں۔

ابوالحسنین یوسف علی لاہور کینٹ، ڈیفنس اسکول کے قریب ۲۱۸۔کیو گلی نمبر ۱۶، لاہور کا رہائشی ہے ۱۹۷۰ء میں (یوسف کذاب) نامعلوم وجوہات کی بناء پر آرمی سے بھاگ کر جدہ چلا گیا، دو سال کے بعد پھر لاہور آگیا اور طیبہ نامی عورت سے شادی کرلی جو گورنمنٹ کالج گلبرگ لاہور میں ایسوسی ایٹ پروفیسر ہیں اور تاحال اکنامکس پڑھاتی ہیں۔ یوسف کذاب کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ڈاکٹر اور شادی شدہ ہے جبکہ بیٹا حسنین انجینئرنگ کا طالب علم ہے اور یوسف کذاب اسی حسنین کی وجہ سے ابوالحسنین یوسف علی کے نام سے روزنامہ پاکستان لاہور میں کالم لکھتا رہا ہے۔ یوسف کذاب کا چھوٹا بیٹا ابراہیم بی ایس سی فائنل کا طالب علم ہے اور اس کذاب کی بیوی طیبہ کے بقول اس کے خاوند کی جڑانوالہ میں زمینیں ہیں۔ ضیاء الحق کے دور حکومت میں ڈائریکٹر جنرل یوتھ کیمپس مقرر کیا گیا تھا اور وہ سعودی عرب میں رہا۔

یوسف کذاب نام نہاد تنظیم "ورلڈ اسمبلی" کا صدر بھی ہے۔ بڑے بڑے امراء کو اپنے دام فریب میں پھانس چکا ہے۔ کراچی کے عبدالواحد جو کلفٹن بلاک ۹ مکان نمبر ڈی۔ ۳ میں رہائش پذیر

ہے (نعوذباللہ) حضرت عمرؓ کا خطاب دے چکا ہے۔

عبدالواحد کراچی جیم خانہ کا ایک مستقل ممبر ہے اور پاکستان ٹوبیکو کمپنی کا سابق ملازم بھی ہے' یوسف کذاب اپنے ماننے والوں کو نعوذباللہ صحابی کہتا ہے۔ عبدالواحد کے تمام گھر والے یوسف کذاب پر ایمان لاچکے ہیں' عبدالواحد کا ایک داماد ایئرکموڈور اورنگزیب پشاور میں مقیم ہے "یومن ایکمپلنس نامی" ایک ادارے کے پردے میں جوائنٹ اسٹاف کالج چکلالہ' پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول نیشنل ڈیفنس کالج اور نیوی اسٹاف کالجز سمیت فوج کے کئی اہم اداروں میں لیکچرز دیتا رہا ہے۔

ملتان روڈ پر بیت الرضاء کے سجادہ نشین یوسف رضا کو عیاش "یوسف علی" نے نعوذباللہ ابوبکر صدیقؓ کا درجہ دے رکھا ہے' اور یوسف رضا کے گھر دو سال تک محفلیں لگتی رہیں جس میں سابق فوجی' بیوروکریٹ وغیرہ شریک ہوتے رہے ہیں۔ اسلام آباد اور پشاور میں خلفائے راشدین مقرر کر رکھے ہیں۔ اپنے داماد کو حضرت علیؓ بنا رکھا ہے۔ لاہور کے ایک صنعت کار کو حضرت عثمانؓ درجہ دے رکھا ہے جس نے ۳۰ کروڑ روپے کذاب کو دیئے ہیں یوسف کذاب نے لاہور' کراچی' اسلام آباد اور پشاور میں خلفائے راشدین مقرر کر رکھے ہیں۔

جھوٹے مدعی نبوت یوسف کذاب کی خرافات

بڈھے عیاش یوسف علی نے اپنی ڈائری میں قرآن پاک کے ترجمے کے حوالے سے واضح طور پر لکھا ہے کہ:

○ "یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ طبعی جسم رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی شکل موجود ہے۔" ڈائری کا عکس قارئین ملاحظہ فرماسکتے ہیں۔

○ "رات دو بجے میرے کمرے میں جبرائیل آئے اور میری طبعی موت ہوگئی' جب ہوش آیا تو مجھ میں حضرت محمدؐ کا نفس آچکا تھا اور ہم سراپا نور بن گئے"۔ (روزنامہ "خبریں" ۲۴ مارچ ۱۹۹۷ء)

○ یوسف کذاب کہتا ہے کہ "میں محمد ہوں' کسی کو شک ہے تو مقابلہ کرلے"۔ (روزنامہ "امت" کراچی ۱۷ اپریل ۱۹۹۷ء)

○ "محمد کی پہلی شکل آدم اور موجودہ شکل میں ہوں"۔ (روزنامہ امت ۱۳ مارچ ۱۹۹۷ء)

○ حضورؐ ۹۲ مرتبہ دنیا میں تشریف لاچکے ہیں' امام موسیٰ کاظمؒ' غوث الاعظم اور بابا گنج شکر تمام بزرگ دراصل محمد تھے۔ (روزنامہ امت ۱۴ مارچ ۱۹۹۷ء)

○ میری پشت پر مہر نبوت موجود ہے۔ (روزنامہ امت ۲۰ مارچ ۱۹۹۷ء)

○ مجھے ۹۹ شادیوں کا حکم ہے۔

○ فرعون جنت میں جائے گا۔

○ جو شوہر میری خاطر اپنی بیویوں کو چھوڑ دیں گے انہیں نبی کا دیدار ہوگا۔

○ رسالت عطا ہونے پر مجھے انگوٹھی ملی۔

○ ہم پر جدید دنیا کے تمام مزے حلال کردیئے گئے۔ (روزنامہ امت ۱۳ تا ۱۹ مارچ ۱۹۹۷ء)

○ مدینہ میں صرف سبز گنبد ہے حضور سے ملنا ہے میرے پاس رک جاؤ۔ (روزنامہ خبریں ۲۷ مارچ ۱۹۹۷ء)

○ کذاب یوسف علی اپنے ملفوظات میں مزید کہتا ہے کہ:

محمد ہمیشہ جسمانی طور سے موجود رہے ہیں۔ اپنے جسمانی وجود کی ظاہری وفات کے بعد واپس محمد مصطفےٰ کے حقیقی جسم میں چلے گئے۔ اس طرح نور اپنی اصل کی طرف لوٹ گیا اس کے فوراً بعد

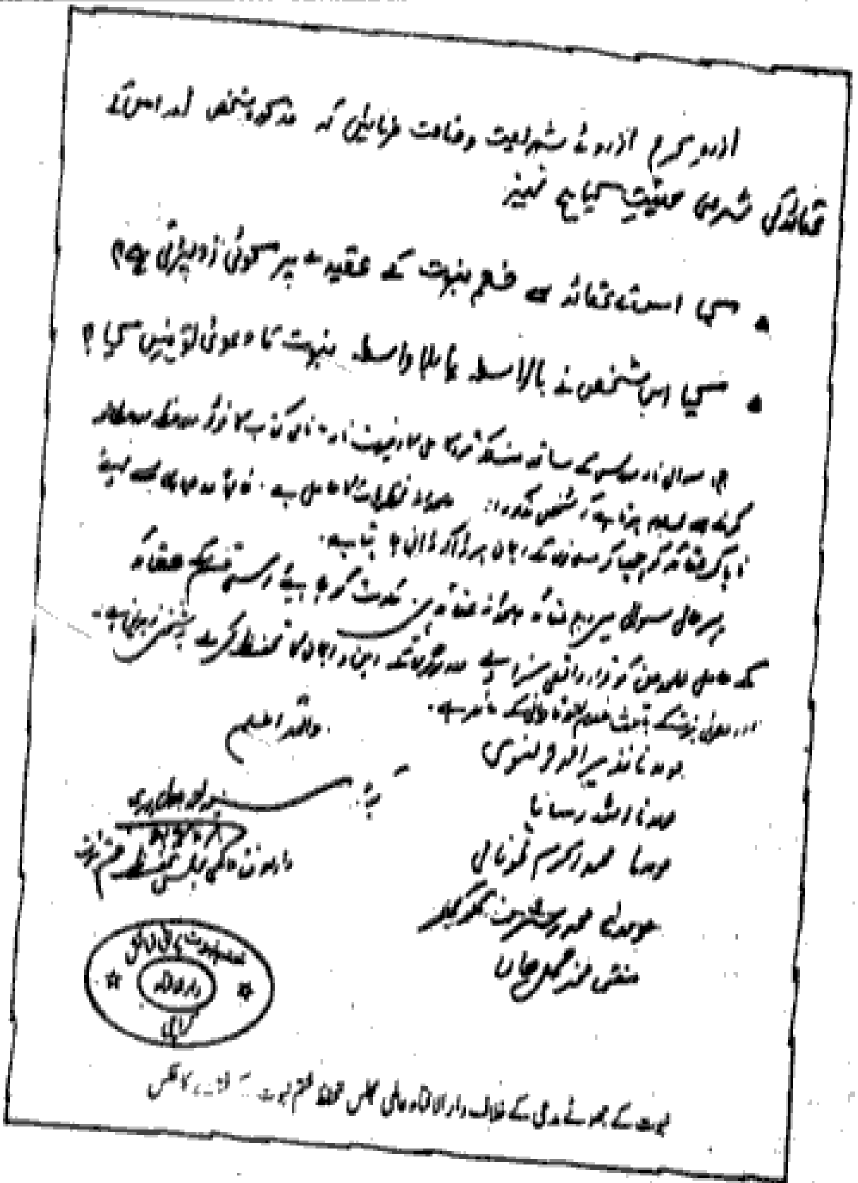

• کیا اس شخص کا عقیدہ ختم نبوت کے عقیدے پر کوئی زد پڑتی ہے؟

• کیا اس شخص نے بالواسطہ یا بلاواسطہ نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟

واللہ اعلم

یوسف کے جھوٹے مدعی کے خلاف دارالافتاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے فتوے کا عکس

محمد جسمانی وجود کا نور چند منتخب بندوں پر نازل ہوتا رہا جو اپنے وقت کے نبی، رسول اور مرد کامل کہلائے...... اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ محمد جسمانی طور پر اب تک زندہ ہیں۔ ان کی پہلی شکل خود آدم تھے اور موجودہ شکل محمد یوسف علی ہے۔

"نعوذ باللہ"۔ (تکبیر ۲۹ مارچ ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف علی آزاد جنسی تعلقات کی ترغیب دیتا ہے۔ درجنوں لڑکیوں سے زیادتی کرچکا ہے اس بڈھے عیاش نے ۲۲ سالہ ابرار اور ایک پانچ سالہ لڑکی کو حرم میں داخل کرلیا ہے۔ سطور بالا میں ہم جس عبدالواحد خان جو سابق ٹوبیکو کمپنی ملازم ہے کا ذکر کرچکے ہیں جس کا پورا گھرانہ کذاب یوسف علی کے دام فریب میں آچکا ہے اس کی بہو اس کی ہیڈ مریدنی ہے جو کذاب یوسف علی کی ملاقات لڑکیوں سے کرواتی ہے۔ یوسف کذاب جس خوبرو لڑکی کو دیکھتا ہے کہہ دیتا ہے کہ "آج سے تم میرے نکاح میں آگئی ہو" پھر نہ نکاح پڑھایا جاتا ہے اور اس خاتون سے تنہائی میں ملاقاتیں شروع کردیتا ہے۔

○ ایک خاتون اپنے شوہر کے ہمراہ عمرہ کرنے کے لئے سعودی عرب جانے سے پہلے اس کذاب کے پاس آئی تو اس ملعون نے ناراض ہوکر کہا کہ "وہاں تو درو دیوار ہیں، حضور تو ادھر موجود ہیں" وہاں کیا لینے جارہے ہو، خاتون عمرہ کے لئے شوہر کے ساتھ چلی تو گئی لیکن بقول اس کے شوہر کے وہاں بھی وہ کہتی رہی کہ "حضور پاکستان میں ہیں اور میں ادھر ٹکریں ماررہی ہوں"۔ (روزنامہ "خبریں" ۲۴ مارچ ۱۹۹۷ء)

اسی طرح یہ کذاب لاہور ۶ ماڈل ٹاؤن، گلبرگ، راولپنڈی، پشاور اور اسلام آباد کی بہت ساری لڑکیوں کو اپنے دام فریب میں پھانس چکا ہے۔

کذاب یوسف علی جادو ٹونے کا ماہر ہے

باخبر ذرائع کے مطابق جس گھر میں یہ داخل ہوتا تھوڑی دیر بعد باتھ روم چلا جاتا ہے وہاں جاکر غسل نہیں بلکہ جادو کرتا اور پھر اس کے گھر کے درودیوار پر پھونکیں مارتا ہے۔ کراچی کے صادق نامی شخص جو فرنیچر کا کاروبار کرتا ہے اس کی کوٹھی کا تمام فرنیچر اس نے کذاب یوسف علی کے گھر بھجوادیا اور شخص مذکور جب لاہور آیا تو اس کے متعلق ایک محفل میں کذاب نے کہا کہ "اس کے تمام گناہ معاف کئے جاتے ہیں"

ایک لڑکی کی اس کے والدین نے کہیں منگنی کردی تو وہ گھر سے بھاگ کر اس کذاب کے پاس آئی اور کہا کہ حضور کی بیوی کسی دوسرے کی بیوی نہیں بن سکتی۔

• کذاب یوسف علی جس لڑکی کو پسند کرتا ہے اسے کہتا ہے کہ تمہارے جسم میں قرآن اتر آیا ہے۔ (نعوذ باللہ)۔ (روزنامہ "خبریں" ۲۴ مارچ ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف علی نے اپنی ایک معتقد خاتون سے محمد سے ملوانے کے نام پر ہنڈا سوک کار کا مطالبہ کیا۔ ایک دوسری خاتون کو رابعہ بصریہ کا لقب دے کر اس کے تمام زیورات ہتھیالئے۔ (روزنامہ "امت" کراچی)

کذاب یوسف علی اپنی ایک مرید خاتون کو تحفتاً ایک کتاب بھجوائی تو اس پر یہ تحریر اپنے ہاتھ سے لکھی کہ "آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا شرف پہلی ہی نظر میں حاصل کرنے والی بہت ہی پیاری (لڑکی کا نام) اس دعا کے ساتھ کہ ابدی طور پر ذات حق کی محب اور محبوب بن کر زندگی گزاریں۔" اس تحریر کے نیچے کذاب یوسف نے اپنا نام صرف محمد لکھا ہے۔ (روزنامہ "امت" ۶ اپریل ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف علی بھارتی گانے سننے کا بھی بڑا شوقین ہے

کذاب یوسف علی بھارتی گانے بڑے شوق سے سنتا اور سردھنتا ہے کراچی کی ایک سنجیدہ خاتون جو کم گو ہے کو بھارتی گانے سننے کی ترغیب دی ہے۔ عشقیہ گانوں کے بول جو لڑکے اور لڑکی کے متعلق ہوتے ہیں اس کی توجیہہ یہ کرتا ہے کہ

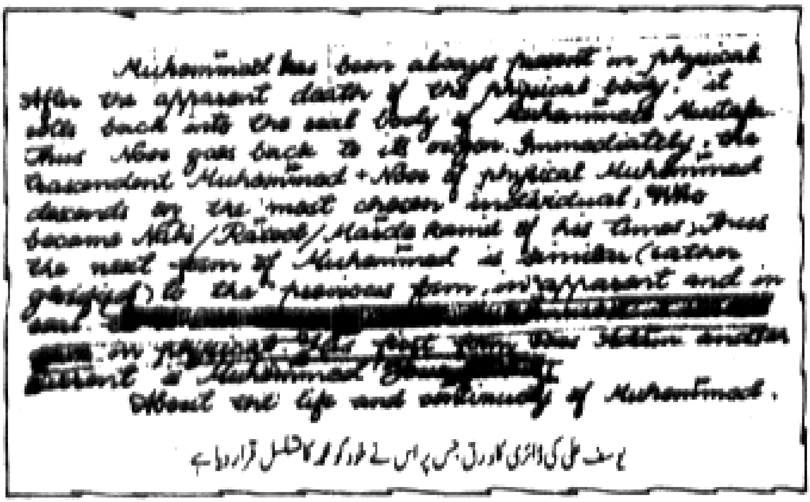

Muhammad has been always present in physical
After the apparent death of the physical body, it
sets back into the soul body of Muhammad Mustafa.
Thus Noor goes back to its origin. Immediately the
transcendent Muhammad + Noor of physical Muhammad
descends on the next chosen individual, who
became Nabi/Rasool/Mard-e-Kamil of his times. Thus
the next form of Muhammad is similar (rather
greater) to the previous form, in apparent and in
[redacted]
About the life and continuity of Muhammad.

یوسف علی کی ڈائری کا ورق جس پر اس نے خود کو محمد کا تسلسل قرار دیا ہے

"یہ لڑکی اور لڑکے کا نہیں بلکہ مطلق (یعنی خدا) اور مقید (یعنی انسان) کا پیار ہے۔" اور خدا نعوذ باللہ خدا کی طرف سے سننے کی "خصوصی اجازت" ہے۔ (روزنامہ "امت" ۲۲ مارچ ۱۹۹۷ء)

○ کذاب یوسف علی اپنے معتقدین کو انگریزی فلمیں دیکھنے کی ترغیب دیتا ہے جن میں 'Message' 'The Commandnents' اور THe Horror train شامل ہیں۔

یوسف کذاب مزید دلخراش خرافات

"ایک مرشد اپنے حلقے میں ایسا ہی ہوتا ہے جیسے ایک نبی اپنی امت میں ہوتا ہے، جو اختیار ایک نبی کو اپنی امت میں حاصل ہوتا ہے، وہی اختیار ایک حضرت کو اپنے حلقے میں حاصل ہے۔"

(نقل کفر کفر نباشد) اسی طرح مذکور کذاب تمام ارکان اسلام کے بارے میں کہتا ہے کہ:

"اللہ کو ارکان اسلام کی پابندی کی کوئی پروا نہیں' نمازوں کی کوئی پروا نہیں' نائب کی تکریم کرلی سبحان اللہ نائب کی تکریم نہیں کی تو کچھ بھی نہیں۔"

یوسف کذاب کے دعوؤں اور مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوؤں میں عجیب قسم کی مماثلت پائی جاتی ہے "تحفہ" اور "حقیقت" پانا کی اصطلاح استعمال کرکے اپنے اندھے معتقدین کو اپنی (جھوٹی) نبوت کے راز بتلاتا ہے۔

مزید کہتا ہے "نہ پاکستان کا ورد کریں' نہ ملت اسلامیہ کا ورد کریں' ایک محبوب مل گیا سب کچھ ٹھیک کرلیں گے' سب سے بڑی جماعت میں شامل ہوجائیں ہماری جماعت میں تین ممبر ہوتے ہیں' وہ تین ممبر یہ ہیں' انسان' حضور سید محمد اور اللہ سبحان وتعالیٰ"۔ (نعوذباللہ) (ہفت روزہ تکبیر ۲۲ مارچ ۱۹۹۷ء)

چلتے چلتے اس کذاب کے اشعار کے نمونے قارئین کو دکھانا چاہتے ہیں۔ روزنامہ "پاکستان" ۲۰ مارچ ۱۹۹۷ء میں ایک کالم "شاہین شہ لولاک الحبوب الوحید محمد یوسف علی" کے عنوان سے شائع ہوا جس میں من جملہ خرافات کے ایک قطعہ بھی لکھا ہے ملاحظہ فرمائیں:

کون ہوں میں کیا ہوں میں یہ محض اک سایہ
اصل تعارف کیسے بیاں ہوں رنگ محمد ہے اپنایا
ذرہ بنے اک جھوٹا سورج جب سورج کا ہو ہمراہی
شکر علی اب کیسے ادا ہو قرب محمد ہے سرمایہ

یہ مرزا غلام احمد قادیانی والی شاعری کی طرح ہے اس مسلیمہ پنجاب نے بھی کہا تھا: ؎

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

ہوس زر اور عیاشی کے لئے مرزا قادیانی کی طرح نبوت کا ڈھونگ رچانے والے اس بڈھے عیاش کی خرافات اور اللہ تعالیٰ' رسول آخرین محمد عربی ' صحابہ کرامؓ قرآن مجید اور اولیائے امت کے بارے میں ہرزہ سرائی جیسے ہی منظر عام پر آئی امت مسلمہ سراپا احتجاج بن گئی۔ سب سے پہلے دارالافتاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے کذاب یوسف علی پر کفر کا فتویٰ جاری کیا جس کا عکس قارئین ملاحظہ فرماسکتے ہیں۔ اس کے بعد تمام علماء حق نے مذکور کذاب کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ روزنامہ "جنگ" کراچی پیر ۱۷ مارچ ۱۹۹۷ء کی خبر ملاحظہ فرمائیں۔

نبوت کا جھوٹا دعویدار اسلام سے خارج ہوگیا

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے قائدین مولانا خواجہ خان محمد' مولانا فضل الرحمان' مولانا سمیع الحق' مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا عبدالستار خان نیازی' لیاقت بلوچ' حافظ حسین احمد' مولانا محمد خان شیرانی' صاحبزادہ فضل کریم' پروفیسر ساجد میر' مولانا عبدالقادر روپڑی' پروفیسر شاہ فرید الحق' مولانا عبدالغفور حیدری' نے لاہور کے جھوٹے مدعی نبوت یوسف علی کو دعوی نبوت اور خود کو محمدؐ قرار دینے کے باعث مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں نیا فتنہ کھڑا کرنے کی قادیانی اور یہودی سازش ہے انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ فوری طور پر اس سنگین واقعہ کا نوٹس لے اور فوج میں یوسف علی کے بڑھتے ہوئے اثرونفوذ کی فوری روک تھام کرے۔

یوسف کذاب کے ثبوت فراہم ہوتے ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے فوری طور پر ملک کے تمام بڑے شہروں کے دفاتر میں مبلغین کے ہنگامی اجلاس طلب کرکے اس سنگین مسئلہ کے حل کے لئے کوششیں کیں' مرکزی دفتر ملتان نے ایک ہنگامی اجلاس طلب کرکے اس سنگین صورت حال سے بروقت نمٹنے کے اقدامات کے بارے میں صلاح و مشورے کئے۔ یوسف

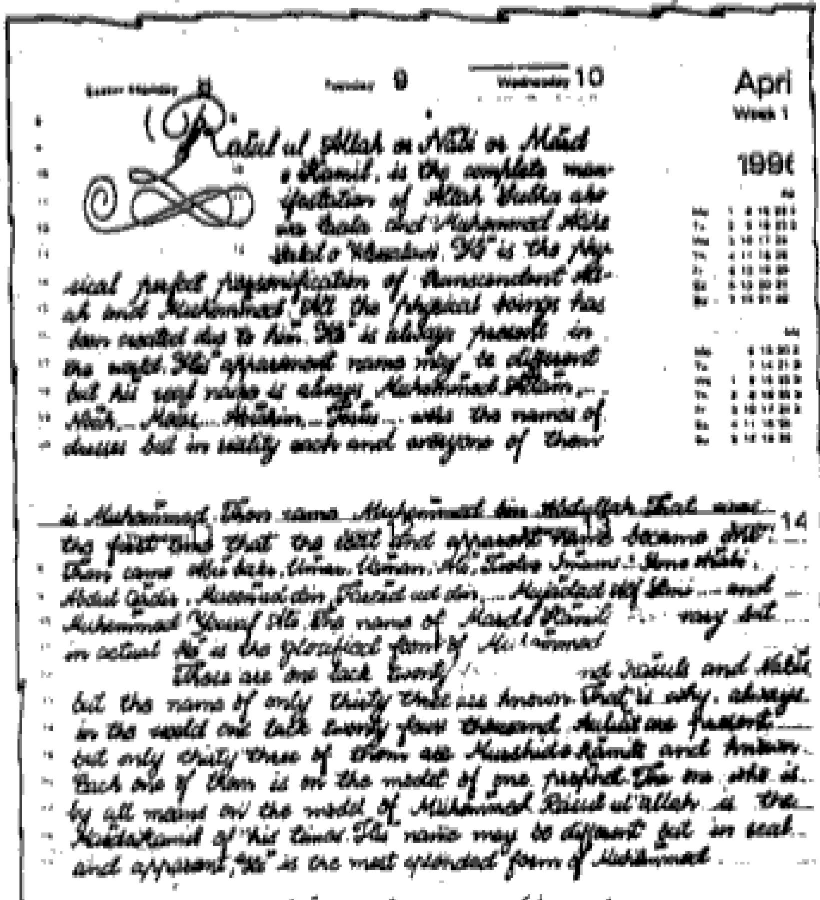

محمد یوسف علی کی ڈائری میں خود اس کے ہاتھ سے تحریر کردہ عقائد

کذاب کے خلاف مقدمات درج کر کے جلد از جلد کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے حکومت وقت سے پرزور مطالبہ کیا اور اجلاس میں توہین رسالت کے درج مقدمات کے تحت فوری طور پر سزا دی جائے ورنہ ہم خود راست اقدام اٹھانے پر مجبور ہوں گے۔

لاہور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکریٹری اطلاعات حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ملت پارک تھانے میں یوسف کذاب کے خلاف ۲۹۵۔اے، ۲۹۵۔بی اور ۲۹۵۔سی، ۲۹۸۔ا/۵،۵ ضمنی ۸۔۵۔۲۲۰، ۴۰۶ پی پی۔سی اور ۱۹ ایم۔پی او کے تحت ایف آئی آر درج کرائی۔ جس کو ۳۱ مارچ ۱۹۹۷ء کو روزنامہ امت نے بھی کراچی نے "مکر کرو اور مکر جاؤ" کے زیر عنوان شائع کیا۔ دریں اثناء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی طرف سے ایف آئی آر درج کرانے سے یوسف کذاب کے مریدین کے حلقوں میں زبردست کھلبلی مچ گئی اور چاروں صوبوں میں متعین ورلڈ اسمبلی کے ڈائریکٹرز اس کے مریدین نے رابطہ کر کے انہیں تسلیاں دیں۔ دستیاب معلومات کے مطابق کراچی میں مریدین کے مخصوص حلقے سے سہیل نامی ایک شخص رابطے میں مصروف ہے جسے کذاب نے ورلڈ اسمبلی سندھ کا ڈائریکٹر بھی مقرر کر رکھا ہے، سہیل نامی شخص کو یوسف کذاب نے خلافت دے رکھی تھی۔ باخبر ذرائع کے مطابق سہیل کو یہ حکم ملا کہ وہ اخبارات میں تردیدیں جاری کرائے۔ چنانچہ روزنامہ جنگ میں ۲۶۔۲۸ مارچ ۱۹۹۷ء کو سہیل نے یوسف علی کی طرف سے تردیدیں شائع کرائیں اور اس طرح امت مسلمہ کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی سعی لاحاصل کی۔

جھوٹے مدعی نبوت ابوالحسنین یوسف کے خلاف کارروائی کی جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک اہم اجلاس جامع مسجد ابابیل نشاط کالونی لاہور کینٹ میں ہوا جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں نے خطاب کیا۔ ادھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام احمد آباد میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی جس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ "قادیانیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت کا نام ہے اور اس کی وجہ سے نت نئے فتنے جنم لے رہے ہیں۔ انہوں نے ڈیفنس لاہور کے جھوٹے مدعی نبوت ابوالحسنین یوسف علی کو گرفتار کر کے اسے قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا۔"

عالمی مجلس ختم نبوت نے ملک کے چاروں صوبوں میں ملعون یوسف کے کفریہ عقائد و نظریات کے خلاف مقدمات درج کرانے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکزی رہنما حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب نے تھانہ برگیڈ میں ایف آئی آر درج کرانے کی درخواست دی جس کا عکس انہی سطور میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

Aalami Majlise Tahaffuze Khatme Nubuwwat

جناب ایس ایچ او صاحب برگیڈ تھانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب عالی

یوسف علی المعروف ابوالحسنین .. ساکن [illegible] ڈیفنس لاہور [illegible]

نے دعویٰ نبوت کیا ہے اور بیانات تحریر کئے ہیں جس سے حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا پہلو نکلتا ہے اور بعض تحریروں سے [illegible] [illegible] [illegible] ۔ اس کی یہ تحریریں [illegible] ۲۹۵-A ۲۹۵-B ۲۹۵-C کے تحت آتی ہیں۔ براہ کرم ان دفعات کے تحت یوسف علی کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے

شکریہ والسلام

[illegible]

خادم ختم نبوت کراچی

مفتی محمد جمیل خان

نبوت کا جھوٹا دعویدار یوسف علی گرفتار

ڈپٹی کمشنر لاہور نے تین ماہ کی نظربندی کے احکامات جاری کئے لاہور (نمائندہ خصوصی) ڈیفنس پولیس نے مبینہ طور پر نبوت کا دعوی کرنے والے شخص یوسف علی کو اندیشہ نقص امن کے تحت گرفتار کرلیا۔ اس کی تین ماہ کی نظربندی کے لئے ڈپٹی کمشنر لاہور ناصر کھوسہ نے احکامات جاری کئے تھے جس پر ڈیفنس پولیس نے اس کی عالی شان کوٹھی پر چھاپہ مار کے اسے گرفتار کرلیا...... پولیس کے مطابق مشتعل شہریوں نے اس کے گھر پر حملہ کیا اور پتھراؤ کیا۔ (روزنامہ" نوائے وقت" کراچی ۲۹ مارچ ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کے عقائد و نظریات بے نقاب ہونے کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور نے اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ کی خدمات حاصل کیں۔ کذاب یوسف علی کو ۱۹۔ایم۔پی۔او (۳) اور ایم۔پی۔او (۱۶) کے تحت چونکہ سینٹر میں تین ماہ

کے لئے نظر بند کر دیا گیا۔ مذکورہ مقام پر انتہائی حساس نوعیت کے معاملات میں ملوث ملزموں کو رکھا جاتا ہے جن پر کسی بھی ملاقات پر پابندی ہوتی ہے۔ روزنامہ جنگ لاہور ۳۰ مارچ کے مطابق یوسف کذاب کی آڈیو کیسٹس پولیس کو فراہم کی جاچکی ہیں جس میں مذکورہ نے خرافات بکے۔

۳ اپریل ۱۹۹۷ء کو تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کو لاہور جیلس میں ایک فورم میں یوسف کذاب کے عقائد پر مشتمل ویڈیو فلمیں دکھائی گئیں مزید برآں ۲۸ فروری کے پروگرام میں شامل کذاب کی وہ تقریر بھی سنائی گئی جس میں اس نے اعلان کیا ہے کہ "پہلی شکل آدم اور موجودہ شکل یوسف علی ہے" (نعوذ باللہ)۔

الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

لاہور ہائی کورٹ کے روبرو مبینہ طور پر توہین رسالت کے مرتکب ابوالحسنین یوسف علی کی نظربندی کے خلاف اس کی اہلیہ طیبہ یوسف کی طرف سے دائر کی گئی حبس بے جا کی درخواست پر ڈپٹی کمشنر لاہور کی جانب سے اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل نے فاضل عدالت کو آگاہ کیا کہ ڈپٹی کمشنر نے یوسف علی کی نظر بندی کے احکامات واپس لے لئے ہیں۔ تاہم یوسف علی توہین رسالت کے الزام میں درج مقدمہ کے سلسلہ میں ملت پارک اسٹیشن میں زیر حراست ہے۔

فاضل عدالت نے یوسف علی کی اہلیہ کی جانب سے مقامی اخبار کے چیف ایڈیٹر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے خلاف توہین عدالت کی درخواست پر متعلقہ افراد کو نوٹس جاری کرتے ہوئے آئندہ سماعت ۲۸ اپریل تک ملتوی کر دی ہے۔ (روزنامہ "جسارت" ۱۰ اپریل ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کے خلاف پولیس کو ثبوت فراہم کردیئے گئے۔ تفتیش شروع

پولیس کو یوسف کذاب کے تمام ثبوت فراہم کردیئے گئے ہیں۔ ڈی۔ایس۔پی اقبال ٹاؤن لاہور محمد عرورک کے بقول تمام شواہد و دستاویزات موصول ہوچکے ہیں اب مزید کسی ثبوت کی ضرورت نہیں رہ گئی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مختلف و مکاتب فکر کے علماء کرام نے یوسف کذاب کی خرافات سے بھری آڈیو ویڈیو کیسٹیں تین گھنٹے سے زائد وقت میں دیکھیں۔ ثبوت کے فراہم ہوجانے کے بعد تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر معاملہ عدالت عالیہ میں لے جاکر فیصلہ کیا جائے۔

سلمان رشدی والا معاملہ دہرانے کی کوششیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بتایا کہ یوسف کذاب کے چیلے سلمان رشدی کی طرح اسے بیرون ملک فرار کرنے کے لئے سرگرداں ہوگئے ہیں کیونکہ یوسف کذاب کے بے نقاب ہونے پر چیلوں کی خفیہ سرگرمیاں بھی بے نقاب ہوں گی اس لئے انہوں نے ایک خصوصی وفد کے ذریعے سے علماء کرام اور اراکین اسمبلی سے ملاقاتیں کرکے رقم کا لالچ دے کر معاملہ کو دبانا چاہتے ہیں۔ کذاب کی پرانی کیسٹوں میں سے قابل اعتراض حصے نکال دیئے گئے ہیں۔

صدر' وزیر اعظم' گورنر اور وزیر اعلیٰ پنجاب کی غیر سنجیدگی قابل مذمت ہے آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت

آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اجلاس ہفتہ ۱۳ اپریل کو جامع مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن مولانا عبدالمالک خان کی صدارت میں ہوا۔ اجلاس میں صدر' وزیر اعظم' گورنر اور وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے کذاب یوسف علی کے بارے میں کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا گیا۔ اجلاس میں حکومتی بے حسی کی مذمت کی گئی۔ اور مطالبہ کیا گیا کہ حکومت فی الفور جھوٹے مدعی نبوت یوسف کذاب کو کیفر کردار تک پہنچائے بصورت دیگر

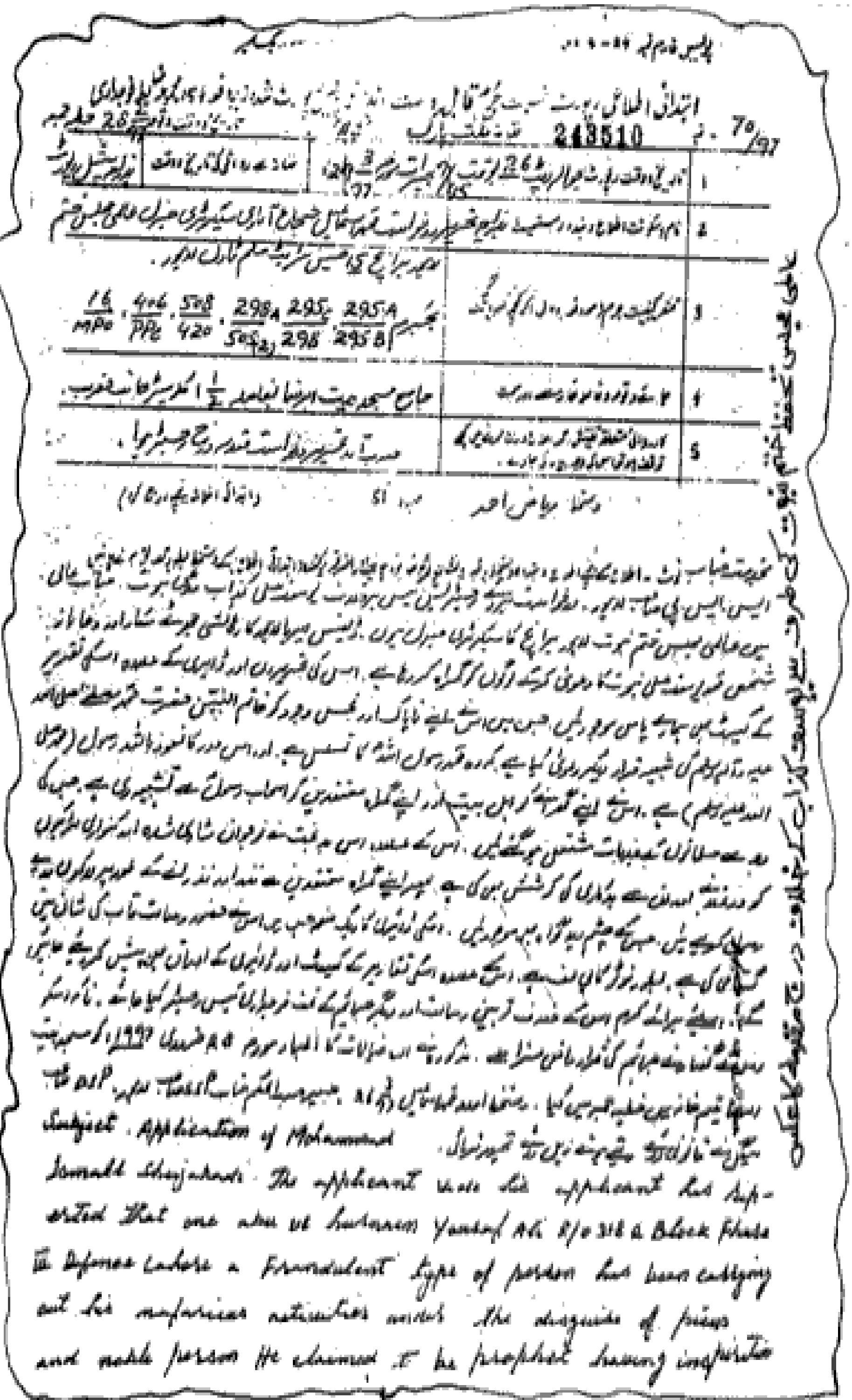
پولیس فارم نمبر ۲۴-۵-۱

ابتدائی اطلاع

243510

70/97

1

2

3

4

5

298A	295	295A
505(2)	298	295 B

16/MPO · 406/PPC · 578/420

Subject: Application of Mohammad Ismail Shujabadi. The applicant ... has ... that one ... Yousaf Ali ... Block ... Defence Lahore a Fraudulent type of person has been carrying out his nefarious activities under the disguise of pious and noble person. He claimed to be prophet having inspiration

پورا ملک سراپا احتجاج بن جائے گا۔ حکومت سے یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ اس خالص دینی اور حساس مسئلہ میں حکومتی روایتی ٹال مٹول سے کام لینے کے بجائے سنجیدگی کا مظاہرہ کرے۔ اجلاس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' ایم-پی-اے مولانا منظور احمد چنیوٹی اتحاد العلماء پاکستان کے صدر مولانا عبدالمالک خان' جماعت اسلامی کے رہنما مولانا فتح محمد' تنظیم اسلامی کے جنرل محمد حسین انصاری' جمعیت علماء اسلام کے رہنماؤں مولانا نعیم اللہ فاروقی' مولانا خلیل الرحمان حقانی' مولانا محب النبی' مولانا سیف الدین سیف' حافظ محمد ریاض درانی' قاری نذیر احمد' جمعیت علماء پاکستان کے سردار محمد خان لغاری' قاری عبدالحمید قادری' انجینئر سلیم اللہ خان' امیر مرکزی جماعت اہلحدیث حافظ زبیر احمد ظہیر' محمد اکبر ظہیر جمعیت علماء اہلسنّت کے مولانا حسین احمد اعوان پاسبان ختم نبوت کے محمد ممتاز اعوان پاکستان مسلم لیگ نواز گروپ علماء ونگ کے صدر رفیع اللہ خان' حافظ محمد الیاس عثمانی' مجلس احرار اسلام کے قاری محمد یوسف احرار اور میاں محمد اویس سمیت کئی جماعتوں کے رہنماؤں نے شرکت کی' اجلاس میں یوسف کذاب کیس کی کامیابی اور عقیدہ تحفظ ختم نبوت کی تحریک کو مزید فعال بنانے کے لئے لیگل کمیٹی' رابطہ کمیٹی اور پریس کمیٹی بنائی گئی علاوہ ازیں آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں پر مشتمل ایک وفد نے آئی جی پنجاب جہانزیب برکی سے ان کے دفتر میں ملاقات کی' علمائے کرام نے آئی۔ جی پنجاب سے مطالبہ کیا کہ یوسف کذاب کیس کی تفتیش سب انسپکٹر کی بجائے ڈی۔ آئی۔ جی یا کم از کم' ایس۔ ایس۔ پی لاہور کے سپرد کردی جائے اور ۲۸ اپریل سے قبل تفتیش مکمل کرکے عدالت عالیہ میں پیش کی جائے' جہانزیب برکی نے وفد کو یقین دلایا کہ بہت ہی جلد تفتیش تبدیل کرکے کسی اہم افسر کے سپرد کی جائے گی۔

یوسف کذاب "مکر کرکے مکر جاؤ" کے اپنے اصول کے برعکس اب جیل میں ہاتھ جوڑ کر اپنے دعویٰ نبوت سے انکار کرتا ہے' نمائندہ "ختم نبوت" نے بتایا کہ جیل میں کذاب اب انگریزی اور دیسی ادویات بھی استعمال کررہا ہے۔ نیند آور گولیاں کھانے کے بعد بھی یہ اکثر ٹکٹکی باندھ کر سارا دن چھت کو دیکھتا رہتا ہے۔

کذاب یوسف علی نے گناہ کبیرہ کا اعتراف کرلیا

کذاب یوسف جو تھانہ مسلم ٹاؤن کے حوالات میں بند ہے نے اپنے جرم کا اقرار کرلیا۔ کذاب نے کہا کہ "تقریر کے دوران غلطی سے میرے منہ سے نکل گیا کہ میری مجلس میں صحابہ موجود ہیں' اللہ نے معاف کردیا تو باقی زندگی ایک گوشے میں گزاردوں گا" یوسف کذاب نے مزید کہا کہ مجھے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔ انہوں نے جو کچھ لکھا میری بیت الرضا کی تقریر سن

کر اور (ویڈیو) دیکھ کر یہ لکھا جو کہ مجھ سے غلطی ہوگئی۔ یہ تفصیلات مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ۱۵ اپریل ۱۹۹۷ء کو بتائیں جو کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے یوسف کذاب کے خلاف مقدمات کے مدعی بھی ہیں۔

یوسف کے کردار سے آگاہ کروں تو آپ اسے قتل کردیں۔ طیبہ یوسف کا بیان

یوسف کذاب نے ۱۹۹۰ء میں سابق ایم۔این۔اے میاں محمد عثمان سے دوسری شادی کی اجازت طلب کی تو انہوں نے بیوی سے اجازت نامہ لانے کو کہا تو اپنی علمیت اور تعلقات کا رعب جھاڑنے لگا پھر سیکریٹری یونین کونسل کو ساتھ لے گیا چند دن بعد اپنی بیوی کو لے گیا تو طیبہ یوسف رونے لگی اور بار بار ایک ہی فقرہ دہراتی رہی کہ " یوسف کے کردار سے آگاہ کروں تو آپ اسے قتل کردیں "۔ (روزنامہ "خبریں" ۱۴ اپریل ۱۹۹۷ء)

ملٹری انٹیلی جنس کی رپورٹ، کذاب یوسف علی مشکوک اور بدکردار شخص ہے

ملٹری انٹیلی جنس نے اپنی رپورٹ میں کذاب یوسف علی کو بدکردار اور مشکوک شخص قرار دے کر دیگر سرکاری اداروں کو اس سے ہوشیار رہنے کی تاکید کی تھی باخبر ذرائع کے مطابق کوئی تین سال پیشتر یوسف کذاب نے نیوی کے بعض افسران کو اپنا مرید بنانے کی کوشش کی تھی اس حوالے سے اس کی ملاقات نیوی کے ایک اعلیٰ افسر سے ہوئی جس نے اس کی گفتگو کے بعد ملٹری انٹیلی جنس کو اطلاع دی کہ یوسف علی ایک مشکوک کردار کا حامل شخص لگتا ہے اس کے بارے میں تحقیقات کرائی جائے۔ ذرائع کے مطابق ایم۔آئی نے پوری تحقیق کے بعد رپورٹ دی کہ یوسف کذاب ایک بدکردار اور مشکوک شخص ہے اور سرکاری افسران کو ہدایت کی جانی چاہئے کہ اس سے دور رہیں۔ ذرائع کے مطابق یہ

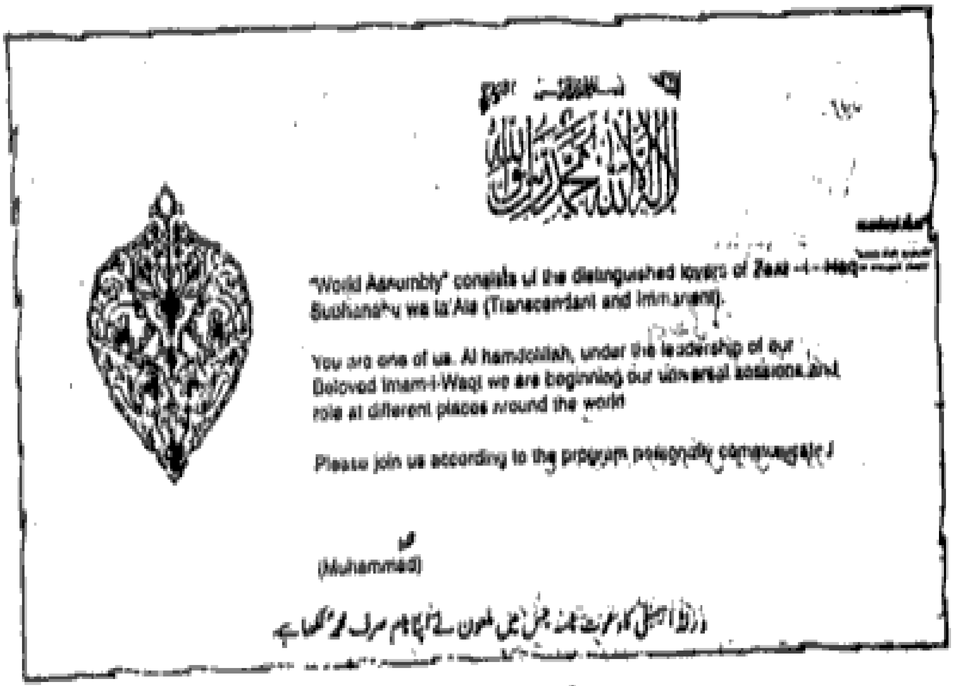
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

"World Assembly" consists of the distinguished lovers of Zaat-i-Haq Subhanahu wa ta'Ala (Transcendant and Immanent).

You are one of us. Al hamdolillah, under the leadership of our Beloved Imam-i-Waqt we are beginning our universal sessions and role at different places around the world.

Please join us according to the program personally communicated.

(Muhammad)

ورلڈ اسمبلی کا دعوت نامہ جس میں ملعون نے اپنا نام صرف محمد لکھا ہے

ہدایت سرکاری اداروں کو ارسال بھی کردی گئی تھی۔ (روزنامہ "امت" ۲۲ اپریل ۱۹۹۷ء)

اب حکومت وقت کا اولین فریضہ ہے کہ اس گستاخ رسول کو جلد از جلد کیفر کردار تک پہنچا کر مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مزید مشتعل ہونے سے روکے۔

یہ ایک طے شدہ بات ہے کہ گستاخ رسول کی سزا صرف اور صرف موت ہے۔

ماضی کی آنے جانے والی حکومتوں نے " گستاخان رسول " گل مسیح، سلامت مسیح، کرامت مسیح اور منظور نامی بدبختوں کے ساتھ نرمی کرکے گستاخی رسول کا رجحان بڑھایا۔ سلامت مسیح جرم ہو سزائے موت کا مجرم قرار دیا گیا لیکن مغربی دنیا کو خوش کرنے کے لئے اسے جرم سے بری قرار ہونے کا موقع دیا گیا۔ اسلام دشمن عیسائی حکمرانوں کی خوشنودی میں دین دشمنی کے اس اظہار نے ہر ایرے غیرے نتھو خیرے کے لئے خاصہ کائنات محمد رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے کا راستہ کھول دیا۔

اب اگر خدانخواستہ حکومت پاکستان نے یوسف کذاب کا معاملہ ماضی قریب کی طرح سرد خانے میں ڈالنے کی کوشش کی یا بیرون ملک فرار کرانے کا طریقہ استعمال کیا تو نتائج انتہائی بھیانک صورت میں سامنے آئیں گے۔

اور ان نتائج کی مکمل ذمہ داری سے حکمران خود کو بچا نہ پائیں گے۔ چشم پوشی خطرات کو ختم نہیں کرتی۔ پانی سر سے اونچا ہوا چاہتا ہے۔

وقت ہے، چاک گریباں کو رفو کر لو
ورنہ احباب ہیں ظالم سینے بھی نہ دیں گے

شیخ منیر اور اشفاق شیخ کو صدمہ

منیر شیخ صاحب کی اہلیہ اور ریحان صاحب کی والدہ اور شیخ اشفاق صاحب کی خوشدامن طویل علالت کے بعد قضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور نیک خاتون تھیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم، جنرل سیکریٹری مولانا عزیز الرحمان جالندھری دامت برکاتہم، مفتی محمد جمیل خان، مولانا سعید احمد جلالپوری، مولانا نذیر احمد تونسوی، محمد انور، عبداللطیف، محمد اشرف گھوکھر اور دیگر جماعتی احباب نے اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ تمام قارئین ختم نبوت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحومہ کے لئے دعا مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں۔

صرف اسلام ہی کیوں؟

مولانا عبداللطیف مسعود... ڈسکہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الدین عند اللہ الاسلام

ویسے تو دنیا میں ہر مذہب وملت اور نظریہ کا قائل انسان اسی چیز کا دعویدار ہے کہ میرا مذہب یا نظریات ہر ایک نظریہ و مذہب سے برتر اور اعلیٰ ہے کیونکہ فطرت انسانی کل حزب بما لدیھم فرحون کی عادی ہے مگر حقیقت' انصاف' مشاہدہ اور تجربہ بھی آخر کوئی چیز ہے۔ یہ امور کسی چیز کے صحیح (خود پسندی) اعلیٰ یا ادنیٰ ہونے کے متعلق واضح اور نمایاں کردار ادا کرتے ہیں

دیکھئے روشنی ایک حقیقت ہے' اس کو کوئی دلیل و برہان' کوئی عقلمند اور مفکر ظلمت ثابت نہیں کرسکتا کیونکہ مشاہدہ اور انصاف اس کے حق میں ہیں جن کے مقابلہ میں کوئی بھی شے موثر اور کامیاب نہیں ہوسکتی۔ اسی طرح دین حق' اسلام ایک ایسا نور تاباں ہے کہ جسے کوئی اندھیرا ثابت نہیں کرسکتا۔ اسلام ایک ایسا آفتاب ہے کہ جس کی چکاچوند کے سامنے کوئی خیرہ چشم ٹھہر نہیں سکتا۔ یہ خالق کائنات کا انسانیت کے نام آخری' کامل' عالمگیر' دائمی اور فطری اور سراپا رحمت و شفقت کا پیغام ہے جس کے بغیر کوئی فرد کامیابی اور نجات سے بہرہ ور نہیں ہوسکتا۔ سابقہ تمام انبیاء و رسل' صحائف و کتب اس کی تائید و حمایت میں پرجوش مظاہرہ کرتے چلے آئے ہیں۔

بنا بریں اب آپ ذیل میں اسلام کی چند خصوصیات ملاحظہ فرماکر مذکورہ بالا دعوے کی حقیقت پاسکتے ہیں

خصوصیات اسلام:

○ دنیا کا ہر ایک مذہب اور نظریہ کسی نہ کسی شخصیت یا علاقہ کی طرف منسوب ہے جیسا کہ عیسائی جو حضرت عیسیٰ کی طرف نسبت رکھتا ہے۔ دوم یہودی یا اسرائیلی جو حضرت یعقوب' کے صاحبزادے یہوداہ کی طرف یا خود اسرائیل (حضرت یعقوب کا لقب) کی طرف نسبت رکھتے ہیں۔ ایسے ہی بدھ مذہب یا جین مت' زرتشت وغیرہ مذاہب کا معاملہ ہے۔ نیز ہندو جو کہ اپنے وطن کی طرف منسوب ہیں دیگر مذاہب کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے جیسے بہائی' اثنا عشری' آغاخانی اور اسماعیلی'' زیدی' چکڑالوی' مرزائی و قادیانی وغیرہ سب کے سب اپنے اپنے پیشوا یا بانی کی طرف نسبت رکھتے ہیں مگر اسلام جو کہ ایک آفاقی حقیقت (لا شرقیہ ولا غربیہ) الٰہی قوانین و فرامین اور مکمل ترین ضابطہ حیات کا نام ہے۔ یہ کسی علاقہ یا شخصیت کی طرف منسوب نہیں بلکہ یہ اسلام صرف دین حق کہلاتا ہے۔ اور اس کے پیروکار مومن و مسلم' یہاں دیگر مذاہب کی طرح کوئی نسبت یا اضافت نہیں ہے۔

○ اسلام کی تعلیمات دیگر مذاہب کی طرح صرف الفاظ و حروف تک محدود نہیں بلکہ اس کے احکام و نواہی اور قوانین و ضوابط کی عملی صورت بھی اس کے معلم اول' رحمۃ للعالمین ﷺ کے اسوہ حسنہ اور سیرت طیبہ کی صورت میں موجود ہے جس کی نظیر و مثال دیگر کسی بھی مذہب وملت میں موجود نہیں۔

○ اسلام کے قوانین و ضوابط اور احکام و نواہی وغیرہ پر مشتمل متن (قرآن مجید) روز اول سے تاہنوز بلا تغیرو تبدل ہو بہو موجود ہے جبکہ دوسرے مذاہب یہ معیار پیش کرنے سے بالکل عاجز اور قاصر ہیں۔

○ اسلام محض چند عباداتی رسومات پر ہی مشتمل نہیں بلکہ یہ تمام شعبہ ہائے حیات میں مکمل ترین رہنمائی مہیا کرتا ہے۔ عقائد و نظریات' عبادات' معاملات' معاشرت اور آداب و اخلاق کے سلسلہ میں تفصیلی اور مکمل رہنمائی کا ضامن ہے۔ جبکہ دیگر مذاہب محض چند رسوماتی عبادات تک محدود ہیں۔

○ اسلام کا کامل آفاقی اور فطری پیغام پیش کرنے والے ہادی معظم ﷺ خود بنفس نفیس اپنی تمام تعلیمات کی ہر جزئیات کو اپنے عمل و کردار (اسوہ حسنہ) کی صورت میں پیش فرماتے تھے اور وہ عملی کردار آج تک زندہ تابندہ موجود ہے جبکہ جملہ دیگر مذاہب کے بانی' رہنماء اور مصلح اس معیار پر پورے نہیں اترتے۔ اور نہ ہی ان کی تعلیمات ان کی سیرت و کردار کی صورت میں فراہم ہونا ممکن ہے۔

○ اسلام کے افکار و نظریات اور اعمال و افعال روز اول سے آج تک یکساں حالت میں موجود ہیں جبکہ دیگر مذاہب کی حالت ایسی نہیں۔ حتیٰ کہ اسلام کا تو متن بھی ابتدائی الفاظ و حروف میں بلا تغیر و تبدل موجود ہے۔ ان کا مفہوم و مصداق تو بعد کی بات ہے۔ تمام عبادات اور طریقہ ہائے حیات تواتر و تسلسل کے طور پر چلے آرہے ہیں۔

○ اسلام ہر قسم کے علاقائی' رنگ و نسل اور ذات پات کی حدود قیود کے تعصب سے بالکل پاک ہے نیز اس کے نتیجے میں چھوت چھات اور حسب و نسب کے باہمی تفاخر سے بھی بے تعلق ہے اور اسی سطح پر تمام انواع انسانیت کو اخوت و مساوات' ایثار و ہمدردی' اور عدل و انصاف کی دعوت دیتا ہے۔ یہ خوبی دیگر کسی بھی مذہب و ملت میں مفقود ہے۔

○ اسلام کی جملہ تعلیمات اور احکام و ضوابط فرد اور ذات تک محدود و منحصر نہیں بلکہ ان کا دائرہ تاثیر عام معاشرہ اور تمدن عالم تک وسیع ہے اور وہ تہذیب نفس' تدبیر منزل اور سیاست تمدن تک شعبہ ہائے حیات کے لئے مکمل رہنمائی کا کفیل و ضامن ہے پھر یہ تمام حدود و حقوق سو فیصد عقل و فکر اور عدل و انصاف پر مبنی ہیں۔ کسی بھی مرحلہ و قدم پر دوسرے کے مفادات اور حقوق سے مزاحم اور متصادم نہیں ہوتے۔

○ دین اسلام !حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ درجہ بدرجہ تمام افراد انسانی کے حقوق بھی عقل و فطرت اور عدل و انصاف کی سطح پر متعین اور ان کی ادائیگی کی مؤکد تلقین کرتا ہے' حتیٰ کہ حقوق العباد میں تقصیر و کوتاہی کی صورت میں حقوق اللہ کی ادائیگی کو بھی غیر مفید قرار دیتا ہے۔

○ اسلام جملہ انبیاء و رسل اور کتب و صحائف کی آمد کا مشترکہ مقصد توحید الٰہی کا قیام اور عدل و انصاف کی فضاء میں تمدن و معاشرہ کی عادلانہ تشکیل و تعمیر قرار دیتا ہے۔

○ اسلام معاشی وسائل و ذرائع کے سلسلہ میں الٰہی منشاء کے تحت حلال و حرام اور جائز و ناجائز میں تمیز قائم رکھنے کا تاکیدی حکم دیتا ہے۔ دیگر مذاہب کی طرح وہ اس معاملہ میں انسان کو آزاد اور بے قید نہیں چھوڑتا۔

○ اسلام دین اور دنیا کو تقسیم نہیں کرتا بلکہ تمام انسانی حرکات و سکنات' فکر و عمل اور جذبات و احساسات میں حتیٰ کہ طبعی اور غیر اختیاری تقاضے بھی خدائی منشاء کے مطابق پورے کرنے کو دین کے دائرہ میں شامل کرتا ہے تاکہ انسان ظاہر و باطن سے مکمل بندہ بن جائے۔

○ اسلام انسان کو ہر شعبہ ہائے حیات میں مالک حقیقی کی منشاء پوری کرنے کی تلقین و تاکید فرماتا ہے عقائد و نظریات' عبادات' معاملات و معاشرت اور آداب و اخلاق کے متعلقہ تمام احکام و نواہی کو مکمل قلبی مذاکرانہ جذبہ سے اپنانے کو ہی مومن و مسلم کا فرض منصبی اور شعار قرار دیتا ہے۔ ادخلوا فی السلم کافۃ کا فرمان شاہی سا کر معمولی انحراف و انکار کو ایمان و اسلام کے متصادم قرار دیتا ہے۔

○ اسلام حصول دولت کے ناجائز ذرائع' مثلاً" چوری' ڈاکہ' رشوت' سود اور دھوکہ دہی کو حرام قرار دیتا ہے پھر دولت کے ارتکاز اور غیر منصفانہ تقسیم کی بھی سخت ممانعت کرتا ہے۔ جبکہ دیگر مذاہب میں یہ تفصیلات موجود نہیں۔

○ اسلام ہر حالت اور ہر معاملہ میں بندے کی حیثیت و استعداد کے مطابق تقویٰ یعنی خدا خوفی اور احتیاط کو ملحوظ رکھنے کا حکم دیتا ہے۔ اس میں بلاتفریق اپنے اور پرائے بلکہ دوست و دشمن کے ساتھ کسی قسم کی حق تلفی' زیادتی اور ناانصافی کی اجازت نہیں دیتا۔ اس طرح وہ تمدن انسانی اور معاشرہ کو بہترین عادلانہ اور پر سکون فضائے امن و سکون فراہم کرتا ہے۔

○ اسلام صرف دار دنیا کی حد تک ہی رہنمائی نہیں کرتا' اس کے بعد اگلے مراحل۔ قبر' حشر اور بعد کے تمام مراحل میں بھی فوز و فلاح اور کامیابی کے اسباب و وسائل کی پوری پوری رہنمائی فرماتا ہے جبکہ دیگر قوانین اس پہلو سے بالکل محروم اور دیگر اکثر مذاہب اس معاملہ میں کامل' صحیح اور یقینی رہنمائی نہیں کرتے۔

○ اسلام جو کہ خالق کائنات' احکم الحاکمین اور رب العالمین کی منشاء یعنی احکام و نواہی کا نام ہے اس کے جملہ احکام و ارشادات عین عقل و فطرت کے مطابق' دلائل و براہین سے مزین' اور ترغیب و ترہیب کے احسن ترین پیرایہ میں وضع فرمائے گئے ہیں جس کے نتیجے میں ایک تو بندے کا اپنے حقیقی خالق و مالک کے ساتھ رابطہ مضبوط سے مضبوط تر ہوجاتا ہے اور دوسری طرف اسے دار آخرت میں انعامات الٰہی کے حصول کا یقین نیز باز پرس اور محاسبہ کا تصور بلکہ یقین کامل میسر ہوجاتا ہے جس کے تحت بندہ تمام احکام الٰہی پر پوری خوشی اور جذبہ کے ساتھ نیز اپنی ضرورت سمجھتے ہوئے عمل پیرا ہوجاتا ہے۔ اس کے برخلاف دیگر دنیوی قوانین تو اس سے یکسر محروم اور مذاہب برائے نام اور غیر مؤثر طور پر اس معیار پر پورے اترتے ہیں لہٰذا کاملیت کلی صرف اسلام ہی کو حاصل ہے۔

○ اسلام میں مذہب کی روح یعنی اللہ تعالیٰ کا تصور واحدانیت اور اس کی عظمت و کبریائی سب سے نمایاں اور صحیح ترین طور پر پیش کی گئی ہے جبکہ دیگر مذاہب و ادیان اس معاملہ میں بہت پیچھے یا ناقص ہیں ان میں خدا کے مظاہر اور اوتاروں کا تصور شامل ہوکر عظمت الٰہی نہایت دھندلی ہوگئی ہے نیز ان میں گاڈ اور لارڈ میں گڈمڈ کرکے توحید خالص کو تقریباً" ملیامیٹ کردیا گیا ہے۔

○ اسلام میں عبادت و اطاعت کا کلی استحقاق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات واحد کے لئے مختص رکھا گیا ہے۔ اس میں کسی قسم کی اوتار پرستی یا مظاہر پرستی اور نیابت طرازی کی قطعاً" کوئی

گنجائش نہیں ہے حتیٰ کہ نبی معظم ' رحمۃ للعالمین ' خاتم الانبیاء و الرسل ﷺ کے عظیم ترین مقام رفیع کے باوجود بھی ان کو عبدیت محضہ سے رتی برابر بالا تر قرار نہیں دیا اسی طرح دیگر اکابرین امت اور ائمہ ہدیٰ کو مافوق الفطرت مرتبہ نہیں دیا گیا کہ ان کے مجسمے بنا کر ان کی تعظیم نارو ا اور پوجا پاٹ کی روش شروع ہو جائے بخلاف دوسرے مذاہب کے کہ ان کے ابتدائی طور پر مذہب پیش کرنے والے افراد یا دیگر نمایاں افراد کو مافوق الفطرت مقام دے کر ان کے مجسمے بنائے جانے کی گنجائش دے دی گئی جس سے ان کی خدا کی طرح ' تعظیم اور پوجاپاٹ کا سلسلہ چل نکلا۔ جبکہ اسلام میں ان امور کو شرک قرار دے کر ناقابل معافی جرم ٹھہرایا گیا کیونکہ اس طرح عبادت کا صحیح مفہوم اور خالق و مخلوق کا امتیاز قائم نہیں رہ سکتا۔

○ اسلامی احکام و نواہی بوجہ عین عقل و فطرت کے مطابق ہونے کے اور بہ پیرایہ ترغیب و ترہیب بیان ہونے کے برضاؤ و رغبت اور رضاکارانہ طور پر زیر عمل لائے جاسکتے ہیں۔

○ اسلام میں حقوق کے ساتھ فرائض کو بھی نمایاں اہمیت دی گئی ہے حتیٰ کہ ادائیگی فرائض کو بہ نسبت طلب حقوق کے فوقیت دی گئی ہے جس سے حقوق و فرائض آپس میں متلازم ہو گئے کہ ایک کے حقوق دوسرے کے فرائض بنادیئے گئے۔ پھر اس سلسلہ میں عدل اور احسان و ایثار جیسے بہترین اوصاف کو انسانیت کے لئے ذریعہ اوج کمال اور قابل رشک وصف قرار دے دیا گیا۔

○ اسلام میں افراد امت کے عقائد و نظریات کو حقیقی بنیادوں پر اتنا پختہ اور راسخ کر دیا گیا ہے کہ اس سطح کے افراد اسلامی احکام و اعمال نہایت خلوص' صدق نیت' استقامت قلبی' عزم راسخ اور پوری رضاؤ و رغبت کے ساتھ ہر قسم کے ناموافق حالات اور مزاحمتوں کے باوجود بھی اپنے مولائے حقیقی پر کامل توکل کرتے ہوئے رضاکارانہ طور پر بجالاتے ہیں۔

○ اسلام میں کسی قسم کی توہم پرستی' افراط و تفریط' مبالغہ آرائی' کھیل بازی یا غیر یقینی اور بے ثبوت نظریات کا کوئی وجود نہیں ہے بلکہ ہر چیز علی وجہ البصیرۃ عین عقل و فطرت کے مطابق پیش کی گئی ہے۔

○ اسلام میں کسی بھی مرحلہ پر انسان کو بے یارو مددگار اور مایوس نہیں کیا گیا بلکہ اس میں خالق و مخلوق اور عبد و معبود کا رابطہ و رشتہ ہر لحہ حیات قائم رہتا ہے گویا یہاں انسانی اعمال و افعال میں کوئی تقسیم نہیں ہے کہ وہ بعض اعمال میں تو منشاء الٰہی کا پابند ہو اور بعض میں اسے آزاد اور من پسند قرار دیا گیا۔ بلکہ اسلام ہر فرد سے یہ اعتراف و اعلان کرتا ہے قل ان صلوتی ونسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین (سورۃ انعام) یعنی حیات انسانی کے جملہ حرکات و سکنات اور جذبات و احساسات محض منشاء الٰہی کے تحت واقع ہونے لازمی ہیں۔

○ دین اسلام کی ایک نمایاں اور منفرد خصوصیت یہ ہے کہ اس میں وضع احکام و قوانین کی مستحق اور لائق ذات (اللہ تعالیٰ) کی اعلیٰ اور قابل قبول وجوہات استحقاق بمع دلائل بیان کی گئی ہیں یعنی قانون سازی کا حق کس ذات کو ہو سکتا ہے اور کن وجوہات کی بنیاد پر' جبکہ دیگر تمام نظام ہائے حیات اور قوانین میں یہ بنیاد بالکل نظر انداز کر دی گئی ہے۔ یا فراہم ہی نہیں ہو سکی۔

○ احکام و قوانین پر افراد انسانی سے عمل درآمد کرانے کے لئے کوئی جاندار اور موثر محرک ہونا ناگزیر ہے جو کہ قانون کی جان اور روح کا درجہ رکھتا ہے ورنہ قانون ایک بلا روح لاشہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھے گا۔ بلا قوی محرک اور داعیہ کے کیسے کوئی ان قوانین پر عمل کرنے کے لئے راغب ہوگا چنانچہ یہ محرک اور داعیہ صرف اسلامی احکام و قوانین میں ملتا ہے دیگر کسی بھی مشرقی یا مغربی قانون یا نظام حیات میں یہ وصف نہیں ملتا' جبکہ اسلامی احکام و قوانین بہترین منصفانہ اور ترغیب و ترہیب کے موثر ترین پیرایہ میں بیان فرمائے گئے ہیں۔ جس کی بناء پر وہ برضاؤ و رغبت بجالائے جاسکتے ہیں۔

○ اسلام پیدائشی طور پر ہر فرد انسانی کو معصوم اور بے گناہ قرار دے کر اس کی عزت و وقار کا ضامن اور داعی ہے نیز اس میں ہر طبقہ انسانی اور ہر مذہب و ملت کے ساتھ امکانی حد تک تعلق و ربط اور اخوت و محبت کا جذبہ موجود ہے۔ اس میں کسی قسم کی رنگ و نسل' طبقاتی یا علاقائی تقسیم قطعاً" مفقود ہے۔ اس میں کسی بھی انسان کے لئے نفرت و تحقیر ذات پات یا چھوت چھات کا تصور نہیں ہے۔ بخلاف دیگر مذاہب کہ کوئی انسان کو پیدائشی گناہگار قرار دے کر اس کی توہین و تحقیر کا موجب بنتا ہے۔ اور کوئی باوجود ہم مذہب ہونے کے دوسرے کو حقیر اور کمتر سمجھتا ہے۔ اور کہیں رنگ و نسل کی امتیازی دیواریں کھڑی ہیں' کوئی ذات پات کے بھنور میں غوطے کھارہا ہے جیسے ہندو' مگر اسلام انسانوں کے دوہی طبقوں میں تقسیم کرتا ہے۔ مسلم و کافر۔ فرماں بردار اور باغی' یہ دو ہی راستے پیش کرتا ہے۔ شکر گزاری یا ناشکری' ایمان و تسلیم یا کفر و بغاوت' یہ دو ہی نتیجے پیش کرتا ہے' سعادت و خوش بختی' یا شقاوت و محرومی' ہمیشہ کی جنت و راحت یا دائمی عذاب و پریشانی۔ لہٰذا ایسے کامل واضح اور فطری نظام حیات کے تقابل میں دنیا کا کوئی بھی ضابطہ حیات پیش نہیں

ہو گیا

○ اسلام نظریہ ضرورت کے تحت ہر چیز کو بقدر ضرورت و حاجت ہی استعمال کی اجازت دیتا ہے نیز اہم فالاہم کے اصول کے تحت ہر چیز کی درجہ بندی اور تقدیم و تاخیر کی تلقین و تاکید کرتا ہے تاکہ انجام و نتیجہ' صحیح اغراض و مقاصد کے مطابق رونما ہو سکیں۔ انسانی ضروریات مثلاً" خوردونوش مکان ولباس اور دیگر وسائل حیات کو حد ضرورت تک اختیار و استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے اور دار آخرت کو اصل اور اہم قرار دے کر اسے اصل خلاف اور مطمع نظر ٹھہراتا ہے' اس کو زہد کا عنوان دے کر انسان کے لئے ایک بہترین وصف قرار دیتا ہے۔ اور اس کے خلاف و برعکس روش اپنانے کو طغیان و سرکشی' جہالت و حماقت ناعاقبت اندیشی اور ہمیشہ کی ناکامی و بدبختی ٹھہراتا ہے۔

○ اسلام یہ حقیقت واضح کرتا ہے کہ شروع سے ہر نبی و رسول' کا پیغام صرف اسلام (عبودیت و اطاعت الٰہی) ہی تھا۔ یہ دوسرے مذاہب کے نام و القاب (یہودی' عیسائی' ہندو وغیرہ) محض وضعی اور اختراعی ہیں جن کو انھوں نے اپنے نبی کی صحیح تعلیم فراموش کر کے نیز عقائد و نظریات اور اعمال میں کوتاہی اور بگاڑ پیدا ہو جانے کے بعد وضع کر لیا تھا۔

○ اسلامی وضاحت کے مطابق خدائی تعلیمات ابتداء ہی سے چند بنیادی اور اصولی عقائد و ضوابط پر مبنی تھیں جن میں توحید' رسالت' مسئلہ آخرت سزا و جزا نمایاں اور بنیادی حیثیت رکھتے ہیں ہاں حسب حالات و تقاضا بعض عملی اور فروعی احکام و مسائل میں فرق تھا۔ اسی بناء پر قرآن مجید میں ہر مذہب و ملت کے متعلق تاحد امکان تعلق و ربط رواداری اور الفت و محبت پائی جاتی ہے اور اسی بناء پر موقعہ بموقعہ احسن انداز میں ان بنیادی امور کی طرف دعوت دی گئی ہے تاکہ وہ اس حیثیت کو پاکر بقیہ امور کی طرف بھی پیش قدمی کر سکیں۔ اس طریقہ سے اختلاف بین الامم والاقوام کو کم سے کم کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ نوع انسانیت میں مزید سے مزید باہمی الفت و محبت' اتفاق و ہم آہنگی اور اخوت و محبت رونما ہو سکے۔

○ اسلام میں بنیادی انسانی حقوق کو نہایت اہمیت دی گئی ہے اور وہ جان' مال اور آبرو ہیں کہ ہر شخص فطری طور پر ان تینوں امور کا تحفظ چاہتا ہے۔ چنانچہ اسلام نے بھی انہی تین امور کو نہایت محترم بالشان قرار دے کر ان کی پابندی اور پاسداری کا مؤکد حکم فرمایا ہے کہ باوجود اختلاف عقائد و نظریات بھی ان کو ملحوظ رکھنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ جس کی نظیر کسی بھی دوسرے مذہب و ملت میں ناممکن ہے۔

○ اسلام نے بعثت انبیاء اور انزال کتب و صحائف کی غرض و غایت یہ بتلائی ہے کہ تاکہ معاشرہ میں عدل و انصاف اور امن و امان قائم ہو جائے (حدید ۲۵) گویا معاشرہ تمدن کا قیام بقاء اور تحفظ نیز ارتقاء وغیرہ تمام امور اسلام ہی کے مرہون منت ہیں۔ اسلام کے بغیر تمدن انسانی کا قیام و بقاء محض خام خیالی ہے۔

○ اسلام نے معاشرہ صالحہ کے قیام و بقاء کے لئے اس کی ہر اکائی کی نشاندہی فرما کر اس کی اہمیت و عظمت کو خوب اجاگر فرمایا ہے چنانچہ قرآن مجید کی سورہ نساء کی آیت اول میں معاشرہ انسانی کی ابتداء کو واضح فرما کر میاں بیوی کو اس کی پہلی اکائی قرار دیا ہے۔ اور پھر قرآن مجید میں سب سے بڑھ کر اور نمایاں طور پر زوجین کے حقوق و فرائض کو دیگر تمام مراتب سے زیادہ ذکر فرمایا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد دوسرے نمبر والدین کے تقدس و احترام کو واضح فرمایا گیا ہے اسی طرح درجہ بدرجہ تمدن کی ہر جزئیات کو درجہ بدرجہ حقوق و فرائض کے ضمن میں بیان فرمایا گیا ہے۔

○ اسلام میں حیات دنیویہ میں انسان کے ہر فعل و عمل کو ایک مخصوص رخ دے کر دین ہی بنا دیا گیا ہے جبکہ انسان اس میں اپنے قلب و ذہن کا رخ درست کر لے' تو پھر اس کا ہر فعل و عمل' مثلاً" اٹھنا' بیٹھنا' چلنا' پھرنا' کاروبار کرنا' معاملات و معاشرت کے حسب ضرورت افعال بجالانا' سب کے سب دین ہی بن جاتے ہیں اور ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر و ثواب کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ مثلاً" ایک دکاندار صحیح بات اور وزن سے تجارتی ادارہ شروع کر لیتا ہے تو وہ باعث اجر و ثواب ہے کیونکہ وہ انسانوں کو دوسرے سودا لانے کی مشقت سے بچا رہا ہے۔

○ آخری اور اہم بات یہ ہے کہ اسلام نے اپنی تمام تر تعلیمات کو دائمی' کامل' اور عالمگیر سطح پر پیش کر کے ختم نبوت کا واضح ترین اعلان کر دیا ہے کہ اب انسانی ضرورت کی جملہ تعلیمات و ہدایات اپنی انتہائی' اور ارتقائی سطح تک پہنچ گئی ہیں لہٰذا اب قیامت تک ان میں کبھی اضافے' ترمیم و تبدیلی' یا مزید تنسیخ و تکمیل کی قطعاً" کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔ اس لئے اب قیامت تک نہ کوئی مزید پیغام آئے گا اور نہ کوئی پیغامبر اور نہ ہی آخر تک اس کی کبھی ضرورت ہی لاحق ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہ دین حق تمام انسانی ضروریات اور تقاضوں کو احسن اور اکمل طور پر پورا کرنے کے لئے کافی ہے اس بناء پر مزید کسی قسم کی نبوت و رسالت کے تمام احتمالات و امکانات کو ہمیشہ کے لئے ختم کر کے انسانیت کو اسی انتہائی شریعت اسلامیہ پر قانع کر دیا گیا ہے اس مینارہ نور کی طرف لپکیے جس کی بے داغ روشنی ہر گوشہ عالم کو مسلسل

باقی صفحہ ۲۳ پر

قسط نمبر ۱

وفا

محمد طاہر رزاق ۔۔۔ لاہور

وہ دن بھر کا تھکا ماندہ رات کو گھر پہنچا تو سامنے کمرے میں لگے گھڑیال نے بارہ دفعہ ٹن ٹن بجا کر اس کا استقبال کیا۔ وہ اپنے بیڈ روم میں داخل ہوا۔ بستر پر پہنچتے ہی اس نے اپنا جسم بیڈ پر یوں گرا دیا جیسے کوئی تھکا ہارا مزدور منزل پہ پہنچ کر سر سے بھاری گٹھڑی زمین پر پھینک دیتا ہے۔

اس میں اتنی بھی ہمت نہ تھی کہ وہ کپڑے بدل سکے۔ اس کا انگ انگ درد کر رہا تھا۔ اس نے کمرے کی لائٹ بجھائی اور بستر پر دراز ہو گیا۔ اس نے اپنی آنکھوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ دیئے اور اعصاب کو سکون دینے کی کوشش کرنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ نیند کی آغوش میں پہنچ چکا تھا۔ رات کے پچھلے پہر وہ خواب دیکھتا ہے کہ وہ مر چکا ہے۔ اس کے والدین' بہن بھائی اور بچے اس کی چارپائی کے گرد گھیرا ڈالے چیخ و پکار کر رہے ہیں۔ وہ ان کی دلدوز آوازیں سن رہا ہے' لیکن جواب نہیں دے سکتا۔ اس کا منہ کپڑے سے زور سے باندھ دیا جاتا ہے کہ کہیں منہ ٹیڑھا نہ ہو جائے اور اس کی دونوں ٹانگیں ٹخنوں کے قریب سے رسی سے باندھ دی جاتی ہیں تاکہ ٹانگیں کھل نہ جائیں۔ وہ سنتا ہے کہ اس کے گھر کے ٹیلی فون سے اس کے عزیز و اقارب کو اس کی موت کی اطلاع دی جا رہی ہے۔ وہ یہ بھی سنتا ہے کہ اس کے بھائی شہر میں رہنے والے عزیز و اقارب کو اس کی موت کی خبر سنانے جا رہے ہیں۔ وہ دیکھتا ہے کہ محلے کی عورتیں گھر میں اکٹھا ہونا شروع ہو گئی ہیں۔ اچانک وہ مسجد کے لاؤڈ اسپیکر سے آواز سنتا ہے کہ کوئی منادی اعلان کر رہا ہے:

"حضرات! ایک ضروری اعلان سنئے' چوہدری افضل حسین قضائے الٰہی سے انتقال کر گیا ہے۔ اس کا جنازہ ٹھیک چار بجے اس کے گھر سے اٹھایا جائے گا۔ تمام حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ جنازہ میں شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں"۔

وہ یہ خوفناک اعلان سن کر چیخنا چاہتا ہے لیکن قوت گویائی سلب ہو چکی ہے۔ وہ اٹھ کر بھاگنا چاہتا ہے لیکن اعضا حکم ماننے سے بغاوت کر چکے ہیں۔ پھر اس نے سنا کہ اس کا چچا اپنے بیٹے سے کہہ رہا ہے کہ غسال اور کفن سینے والے درزی کا انتظام کرو۔ پھر اس کا ماموں اس کے چچا سے کہہ رہا تھا کہ پہلے محلے کے مولوی صاحب سے یہ تو پوچھ لو کہ کفن کو کپڑا کتنا لگے گا۔ پھر اس کے ماموں نے اس کے چچا سے پوچھا کہ کیا قبر کا بندوبست ہو گیا ہے؟ اس کے چچا نے کہا کہ قبر کا بندوبست تو میں صبح ہی کر آیا تھا اور اپنے سامنے ہی کھدائی شروع کرا دی تھی۔

اسے پتہ چلتا ہے کہ باہر دریاں بچھ گئی ہیں۔ محلے دار دریوں پر بیٹھنا شروع ہو گئے ہیں۔ اندرون شہر سے آنے والے عزیز و اقارب بھی پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔ اس نے سنا کہ ملتان سے اس کی بہن کا فون آیا ہے اور اس نے تاکیداً کہا ہے کہ میں فوراً آ رہی ہوں۔ میرے آنے سے پہلے میرے بھائی کا جنازہ نہ اٹھایا جائے۔

اچانک اس کے کانوں میں ایک خوفناک آواز پڑتی ہے

"میت کو غسل کے لئے تیار کرو اور غسل کا سارا سامان لے آؤ"۔ یہ غسال کی آواز تھی۔ غسال کے حکم پر چند نوجوان اس کی چارپائی اٹھا کر گھر کے صحن کے ایک کونے میں رکھ دیتے ہیں اور پردے کے لئے اردگرد چادریں تان دیتے ہیں۔ سب سے پہلے اس کا بھائی اس کی کلائی سے اس کی محبوب "راڈو" گھڑی اتارتا ہے' جو اس نے اپنے ایک دوست سے دوبئی سے منگوائی تھی۔ پھر اس کے ہاتھوں سے سونے کی انگوٹھی اتاری جاتی ہے جو اس کی ساس نے اسے منگنی کے دن پہنائی تھی۔ اس کی جامہ تلاشی لی جاتی ہے اور اس کی جیب سے ہزاروں روپے اور کاغذات نکالے جاتے ہیں۔ وہ حسرت سے اس ڈرامہ کا ٹکٹ دیکھتا ہے' جس کی اس نے آج ہی ایڈوانس بکنگ کرائی تھی اور کل دوستوں کے ساتھ الحمرا آرٹ سینٹر میں وہ ڈرامہ دیکھنا تھا۔ اس کی قمیض اتار دی جاتی ہے۔ اس کی خوبصورت نسواری رنگ کی پینٹ جو اس نے آج ہی پہنی تھی اس کے جسم سے جدا کر دی جاتی ہے۔ اس کے جسم پر فقط ایک جانگیہ رہ جاتا ہے۔ وہ غسال سے چیخ چیخ کر کہنا چاہتا ہے کہ خدارا! میرا جانگیہ نہ اتارنا' میں بالکل ننگا ہو جاؤں گا' لیکن اس کی زبان تو ہمیشہ کے لئے خاموش ہو چکی تھی۔ غسال کے بے رحم ہاتھ بڑھتے ہیں اور اس کا واحد تن پوش جانگیہ بھی اتر جاتا ہے۔ اس ننگ دھڑنگ کو اٹھا کر نہلانے والے پھٹے پر لٹا دیا جاتا ہے۔ پھر پانی اور بالٹی کی آواز آتی ہے۔ اچانک ٹھنڈے پانی کا ایک ڈونگا اس کے جسم پر گرتا ہے۔ وہ کانپنا چاہتا ہے لیکن کانپ نہیں سکتا۔ پھر دھڑا دھڑ اس پر پانی کے ڈونگے گرنے لگتے ہیں۔ پھر غسال اپنے سخت ہاتھوں سے اس کے جسم پر صابن ملنے لگتا ہے۔ اسے الٹا سیدھا کرتا ہے۔ کبھی کسی پہلو لٹاتا ہے اور کبھی کسی پہلو۔ نہلانے کے بعد اسے کفن پہنایا جاتا ہے۔ اس کے نتھنوں میں روئی ٹھونس دی جاتی ہے' عطر کا چھڑکاؤ ہوتا ہے۔ کفن پر مشک بور بکھیر دیا جاتا ہے اور اسے اٹھا کر جنازے والی چارپائی پر لٹا دیا جاتا ہے اور چارپائی کو اٹھا کر گھر کے صحن میں رکھ دیا جاتا ہے۔ سینکڑوں مرد و زن اس چہرہ دیکھنے کے

لئے اس کی طرف لپکتے ہیں۔ چیخوں کا ایک طوفان اٹھتا ہے' آنسوؤں کا ایک سیلاب بہہ جاتا ہے۔ اس کی بیوی اور بہنیں اس کے اوپر گر جاتی ہیں۔ اس کے والدین اور بچے رو رو کر نڈھال ہو جاتے ہیں۔ اچانک مسجد سے پھر ایک اعلان ہوتا ہے:

حضرات! افضل حسین کا جنازہ تیار ہے' جو احباب جنازے میں شامل ہونا چاہتے ہوں وہ مرحوم کے گھر فوراً" پہنچ جائیں۔

پانچ نوجوان جنازے کی چارپائی کو اٹھانے کے لئے آگے بڑھتے ہیں۔ گھر کی عورتیں مزاحم ہوتی ہیں لیکن وہ کلمہ شہادت کی ایک زوردار صدا لگا کر جنازے کی چارپائی اٹھا لیتے ہیں۔ ادھر جنازہ اٹھتا ہی' ادھر چیخوں کی خوفناک آندھی سے ماحول تھر تھرا اٹھتا ہے۔ وہ یہ سب کچھ دیکھ اور سن رہا تھا۔ جب جنازہ گھر سے نکلا تو اس نے دیکھا کہ اس کی نئی سوزوکی گاڑی جو اس نے پچھلے مہینے ہی خریدی تھی باہر گلی میں کھڑی ہے۔ بازار سے جب اس کا جنازہ گزر رہا تھا تو اسے محلے کی وہ دکانیں نظر آ رہی تھیں جہاں وہ بچپن میں گھر سے اچھل کود کرتا سودا سلف لینے کے لئے آیا کرتا تھا۔ راستے میں اسے وہ کھیل کا میدان بھی نظر آیا جہاں وہ بچپن میں دوستوں کے ساتھ گلی ڈنڈا اور فٹ بال کھیلا کرتا تھا۔ راہ میں اسے اپنا اسکول نظر آیا جہاں ہر سال پاس ہونے پر اس کے والد صاحب اس کو پھولوں کے ہار پہنایا کرتے تھے۔ سفر کرتے کرتے جنازہ' جنازگاہ میں پہنچ گیا۔ یہ جنازگاہ اس نے پہلے بھی کئی دفعہ دیکھی تھی' لیکن ہر دفعہ جنازہ کسی اور کا ہوتا تھا اور نماز جنازہ پڑھنے کے لئے آتا تھا۔ لیکن آج جنازہ اس کا اپنا تھا اور دوسرے جنازہ پڑھنے کے لئے آئے تھے۔ جنازہ زمین پر رکھ کر لوگ وضو کے لئے چلے گئے۔ جونہی لوگ واپس آئے فضا میں ایک گرجدار آواز گونجی:

"تمام بھائی نماز جنازہ کی نیت سن لیں" یہ نماز جنازہ پڑھانے والے مولوی صاحب کی آواز تھی۔

انہوں نے کہا:

"چار تکبیر نماز جنازہ' فرض کفایہ' ثناء واسطے اللہ تعالیٰ کے' درود واسطے نبی اکرم ﷺ کے' دعا واسطے اس حاضر میت کے' منہ طرف قبلہ شریف کے' پیچھے اس امام کے۔" اس کے بعد امام صاحب نے نماز جنازہ کا طریقہ بتایا۔ اس نے سوچا کیا ان لوگوں کو نماز جنازہ اور اس کی نیت نہیں آتی۔ لیکن جلد ہی اس کے ضمیر نے جواب دیا کہ تجھے بھی تو یہ سب کچھ نہ آتا تھا۔ تو بھی تو لوگوں کے جنازے ایسے ہی پڑھا کرتا تھا۔ اس جواب سے اس کی خوب تسلی ہو گئی۔

نماز جنازہ شروع ہونے سے قبل جب صفیں تیار ہو چکی تھیں' اچانک اس کے خمیدہ کمر والد صاحب مجمع کے سامنے آئے اور انہوں نے کہا کہ اگر میرے مرحوم بیٹے نے کسی کا قرض دینا ہو تو وہ اپنا قرض مجھ سے لے سکتا ہے۔ اس نے دیکھا کہ ادھر اس کے والد صاحب نے یہ اعلان کیا ادھر اس کا دوست منشی خان جس سے اس نے پچاس ہزار روپے لینے تھے اور کئی دفعہ رقم طلب کرنے پر وہ اسے آج کل پر ٹرخا دیتا تھا۔ صفوں سے باہر نکلا اور پوری آواز سے چلا کر سارے مجمع کو مخاطب کر کے کہنا لگا "میں نے افضل حسین سے پچاس ہزار روپے لینے تھے' لیکن میں اس کا دوست ہونے کے ناطے اسے معاف کرتا ہوں۔"

منشی خان کا یہ اعلان اس پر دوسری موت طاری کر گیا اور وہ سوچتا رہ گیا کہ شق القلب دنیا موت کے ساتھ بھی ہنسی مذاق سے نہیں چوکتی۔ نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے اور جنازہ سوئے قبرستان روانہ ہو جاتا ہے۔ قبر کے کنارے چارپائی رکھ دی جاتی ہے۔ لوگ قبر کے گڑھے کو دیکھ کر اللہ اللہ کی صدائیں بلند کر رہے ہیں۔ جنازہ کی چارپائی کی ایک سائیڈ کو کھولا گیا۔ ایک باہمت نوجوان آگے بڑھا اور اس نے اس کی کمر میں ایک مضبوط کپڑا ڈال کر اسے درمیان سے اٹھایا۔ دو نوجوانوں نے اس کے سر اور پاؤں پکڑے۔ کلمہ شہادت کا ایک زوردار ورد ہوا اور وہ لوگوں کے بازوؤں کے سہارے زمین سے زیر زمین جا چکا تھا۔ قبر نے اسے اپنے پیٹ میں لٹا لیا تھا۔ اس کا منہ قبلہ رخ کیا گیا۔ پھر اس نے اپنے محلے کے ایک بزرگ' جسے وہ چاچا کرم دین کے نام سے پکارا کرتا تھا' کی آواز سنی:

"بچو! وقت کم ہے' شام کے سائے بڑھ رہے ہیں۔ جلدی سے سلیں رکھو اور مٹی ڈالو۔"

یہ آواز سن کر اس کے جسم میں ایک زلزلہ آگیا۔ اس کا اہل دنیا کے ساتھ یہ آخری مصافحہ تھا۔ قبر پر سلیں رکھ دی گئیں۔

بقیہ اسلام میں کیوں؟

اور برابر منور کر رہی ہے۔ تاکہ انسانیت کے تمام مسائل اور الجھنیں حل ہو جائیں' تمام تفکرات اور پریشانیاں کافور ہو جائیں اور ہر طرح کی علاقائی' نظریاتی' رنگ و نسل اور طبقاتی کشمکش' معدوم ہو کر انسانیت ملت واحدہ کی شکل میں ایک پر سکون عالمی معاشرہ بن سکے۔ نیز یہ حقیقت بھی ملحوظ خاطر رہے کہ اسلام کے عالمگیر اور کامل ترین دائمی پیغام حق کو قبول کر لینے سے اپنے انبیاء و رسل' سچے مصلحین' ائمہ امن' قائدین اور پیشواؤں سے دامن چھوٹے گا نہیں بلکہ صحیح معنوں میں ان سے رابطہ قائم ہو جائے گا بخلاف اس کے صرف اپنے اپنے دائرہ ہائے فکر و نظریات میں محدود رہنے سے یہ نسبت اور رابطہ محض وہمی ہو گا۔

اللہ کریم ہر فرد انسانی کو اپنے خالق و مالک اور صحیح اور استنباط رہنماؤں اور اکابرین کے ساتھ صحیح صحیح اور مضبوط وابستگی کی توفیق عنایت فرمائے آمین۔

تبصرہ کتب

تحفہ قادیانیت جلد سوم

حضرت اقدس مولانا مولانا یوسف لدھیانوی

صفحات : ۲۷۲

قیمت : ۲۰۰

ملنے کا پتہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

مسجد باب الرحمت' پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب زید مجدہم کی تالیفات یوں تو ہر موضوع پر علمی اور ادبی شاہکار ہیں لیکن ختم نبوت کے موضوع پر تو آپ کے قلم کی روانی اور دلائل کا انبار موضوع کو ایسا منقح اور واضح کردیتا ہے کہ پڑھنے والے کے ذہن سے تمام شکوک و شبہات رفع ہوجاتے ہیں اس موضوع پر آپ کے قلمی شاہکاروں کو دیکھ کر اہل علم حضرات نے آپ کے کارناموں کو تجدیدی کارنامے قرار دیا اور جب بھی عقیدہ ختم نبوت یا رد قادیانیت کے موضوع پر کسی قلمی شاہکار کی ضرورت محسوس ہوتی ہے یا قادیانیوں کی طرف سے کوئی شوشہ چھوڑا جاتا ہے تو علماء کرام کی نظریں حضرت اقدس کی طرف اٹھتی ہیں اور حضرت کی تحریر کے بعد کسی اور تحریر کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔ اس سلسلہ میں حضرت اقدس کے بے شمار رسائل اور مضامین تھے جن کو یکجا کرکے "تحفہ قادیانیت" کے نام سے دو جلدوں میں طبع کرایا گیا۔ اس دوران حضرت اقدس نے کچھ اور مضامین پر قلم اٹھایا جن کو احباب نے بہت پسند کیا۔ مولانا اللہ وسایا نے حضرت اقدس سے درخواست کی کہ ان مضامین اور رسائل کو یکجا کرکے تحفہ قادیانیت کی جلد سوم مرتب کی جائے۔ حضرت اقدس نے رسائل جن میں اکثر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق تھے یکجا جمع کرکے تحفہ قادیانیت کی تیسری جلد مرتب فرمائی جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کتاب کا پہلا رسالہ "حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ چودہ صدیوں کے اکابر کی نظر میں" کے عنوان سے ہے جو ۲۷۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل میں ارشادات باری تعالیٰ کے ذریعے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان میں تشریف لے جانا اور آسمانوں پر آپ کا زندہ انسان کی حیثیت سے قیام فرمانا اور قیامت کے قبل اس دنیا میں تشریف لانا ثابت کیا گیا ہے۔ دوسری فصل میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے اجماع سے اس موضوع پر روشنی ڈالی گئی ہے اس کے بعد حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجماع' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ' حضرت علی کرم اللہ وجہہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابو ہریرہ' حضرت مغیرہ ابن شعبہ' حضرت جابر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اجمعین وغیرہ کے اقوال ذکر کئے گئے تابعین میں سے حضرت سعید بن مسیب' حضرت طاؤس' حضرت حسن بصری' امام محمد ابن سیرین' امام محمد بن الحنیفہ' ابوالعالیہ' ابو رافع' امام زین العابدین' امام باقر' امام جعفر صادق' امام مجاہد' امام قتادہ' ابو مالک غفاری' امام محمد بن زید' امام بن جریج' امام ربیع بن انس' امام ضحاک' امام اعظم ابو حنیفہ' امام مالک' امام شافعی' امام احمد بن حنبل' امام یوسف' امام محمد رحمہم اللہ کے اقوال کی روشنی میں اس موضوع پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ تیسری صدی سے چودھویں صدی کے مشہور اکابرین میں امام عبدالرزاق' امام حمیدی' امام ابوداؤد طیالسی' امام ابوعبید قاسم بن سلام' امام ابوبکر بن ابی شیبہ' امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ترمذی' امام ابن درید' امام ابوالحسن اشعری' امام ابن ابی حاتم رازی' امام ابوبکر اجری' امام طحاوی' امام ابوالحسین الملطی' امام ابن ابی زید القیروانی' امام ابوالليث سمرقندی' ابن امام ابن خزیمہ' امام ابو عوانہ' امام ابن حبان' امام ابوالحسن آبری' امام ابوبکر جصاص رازی' امام خطابی' امام ثعلبی' امام عبدالقاہر بغدادی' امام ابو نعیم اصفہانی' امام ابن حزم ظاہری' امام بیہقی' امام ہجویری المعروف داتا گنج بخش' امام سرخسی' امام قاضی ابوالولید الباجی' امام ابو محمد عراقی' امام حاکم' امام ابن عطال' قاضی عبدالجبار معتزلی' امام غزالی' قاضی ابویعلی' علامہ زمخشری' امام نجم الدین نسفی' امام الاحباری ان اکابر کے تمام اقوال سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اٹھایا اور قیامت سے قبل خروج دجال کے موقع پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس دنیا میں بحیثیت نبی اکرم ﷺ کے امتی تشریف آوری ہوگی اور ان کی یہ یہ نشانیاں ہوں گی۔ تحفہ قادیانیت کا دوسرا رسالہ "مرزا غلام احمد قادیانی کا مقدمہ عقل و انصاف کی عدالت میں" ہے یہ عنوان ۹۰ صفحات پر مشتمل ہے اس رسالے میں مرزا غلام احمد قادیانی کے اس عقیدہ کی نفی کی گئی ہے جس میں انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا دعویٰ کیا ہے اس میں پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کی وہ تحریریں پیش کی گئیں جن میں انہوں نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا اقرار قرآن مجید اور احادیث نبویہ اور اپنے الہامات سے کیا۔ بعد میں مرزا صاحب کی دوسری تحریریں جن میں

ختم نبوت کی شانِ اعجاز

الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہ اما بعد

اللہ تعالیٰ کے تکوینی نظام پر غور کیجئے کہ اگر کوئی شخص نص صریح کے ہوتے ہوئے بھی ختم نبوت کا قائل نہ ہو تو خارج میں کوئی وجود خاتم النبیین ﷺ کے بعد ایسا نہیں امت میں مدعی نبوت ہو اور عقل سلیم اس کو دیکھ کر اس کی تصدیق کر دے سب سے پہلے جھوٹے نبی کا انکار اس کا اپنا وجود کرتا ہے اس کا کردار چال چلن عادات و اطوار وضع قطع اسے جھٹلاتے ہیں اس کی سیرت انبیاء کرام کے بالکل برعکس ہوتی ہے اس کی زندگی دنیا دار لیڈروں یا خود غرض جادوگر اور شعبدہ بازوں کی مانند ہوتی ہے بہرحال جس میں انبیاء کرام کے اخلاق پائے جائیں گے جس کی سیرت انبیاء کرام کے مشابہ ہوگی جس کی زندگی پاکیزہ نظر آئے وہ قطعاً" نبوت کا دعویٰ نہیں کرے گا بلکہ اس کا عقیدہ ختم نبوت اتنا ہی زیادہ پختہ ہوگا۔ یہ ختم نبوت کی شان اعجاز ہے کہ کسی ایسے شخص نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا جسے دیکھ کر انسان متردد اور مذبذب ہو جائے کہ یہ نبی ہے یا نہیں؟ اور اس کی زندگی اس کی تصدیق یا تکذیب نہ کرے ان نئے مدعیان نبوت کے حالات واقعات کو دیکھ لینے سے انکار دعاوی کا تار پود بکھر جاتا ہے اور حقیقت نکھر کر سامنے آجاتی ہے کہ کہاں مقام نبوت اور کہاں یہ لوگ۔

نبی عفت و عصمت اخلاق و ایثار عدل و انصاف امانت دیانت صدق و صفا علم و عمل فہم و فراست نظم و سیاست معاملہ فہمی عالی حوصلگی جرات و شجاعت متانت سنجیدگی عزم و استدلال شکل و شباہت بول چال کردار گفتار غرضیکہ جملہ صفات عالیہ اور اوصاف محمودہ یعنی سیرت و صورت میں اپنے زمانے کے تمام افراد پر فوقیت رکھتا ہے اس کے ذاتی محاسن و محامد کا ہر شخص قائل ہوتا ہے اس کے چہرے سے اس کی وجاہت ٹپکتی ہے مگر اس کی زندگی میں اس سب کے باوجود دنیاداری کا رنگ نہیں ہوتا اس میں رعب و جلال

مولانا محمد حسین احمد پوریال

بھی ہوتا ہے مگر وہ ہر غریب و فقیر مسکین و نادار کا مونس و غمخوار ہو کر اس کی ساتھ مل بیٹھتا ہے اس کی پیشانی میں ارباب بصیرت کو نور صداقت چمکتا نظر آتا ہے اس کی پاکیزہ زندگی اس کے دعویٰ پر منہ بولتی دلیل اور شہادت ہوتی ہے وہ قوم میں معزز ہوتا ہے انبیاء سابقین کی روش پر چلتا ہے دنیا کی اس کے دل میں کوئی قدر نہیں ہوتی جتنے بھی طوفان اٹھیں اسے اپنے موقف سے نہیں ہٹا سکتے اس کا مقصد محض مخلوق خدا کی خیر خواہی ہوتا ہے اس کے مقابلے میں کوئی ٹھہر نہیں سکتا اس کی زندگی دنیا دار بادشاہوں شاعروں اور سیاستدانوں کی طرح نہیں ہوتی نہ محض عقلی گھوڑے دوڑانے والے فلاسفروں کی مانند ہوتی ہے نہ ہی وہ پیشہ ور جادوگروں اور شعبدہ بازوں سے کوئی مماثلت رکھتا ہے نہ ہی تمدن سے بھاگ کر راہبوں کی طرح صحرا نشین ہوتا ہے اس کی بے غبار زندگی ان سب سے جدا ہوتی ہے اس کا سینہ تمام کثافتوں اور کدورتوں سے پاک ہوتا ہے' وہ زمانے کے ساتھ نہیں چلتا زمانے کو ساتھ لے کر چلتا' ہے جو بات بھی کہتا ہے یقین و وثوق کے ساتھ علی وجہ البصیرت کہتا ہے اس کی ہر بات سے ہدایت کے چشمے ابلتے ہیں لیکن اب وہ سانچہ ٹوٹ گیا جس میں نبوت ڈھلتی تھی اب ان نئے مدعیان نبوت کو دیکھ کر ذرا نبوت کا تصور کیجئے کہاں یہ بلندی اور رفعت شان اور کہاں یہ پستی اور دنائت اس انگریزی نبی مرزا غلام احمد قادیانی کو ہی دیکھ لیجئے' ماضی قریب میں گزرا ہے اس کے بارے میں تحقیق بھی اچھی طرح کی جاسکتی ہے اس کے دیکھنے والے بھی ابھی زندہ ہوں گے خود مرزائیوں کی لکھی ہوئی سیرت اس کو جھٹلاتی ہے مرزائی وفات مسیح اجرائے نبوت جیسے مسائل پر تو بحث کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں کہ کچھ وقت گزر جائے گا لیکن حتی الامکان سیرت مرزا کے عنوان سے گریز کرتے ہیں کہ تحقیق کا یہ راستہ بہت مختصر ہے پھر اس کے دعاوی کو دیکھا جائے تو ایسے متضاد دعوے کہ خود مرزائیوں کو بھی صحیح طور پر پتہ نہیں چلا کہ وہ کیا ہے اس کا سارا کلام ہی چیستان ہے تاویلوں کا ایک لمبا سلسلہ قائم کئے بغیر کوئی مطلب نہیں بنتا اس نے اپنے آپ کو بھی ایک معمے کی شکل میں پیش کیا ہے ایک سروپیا ہے جو کہ کبھی کوئی روپ دھارتا ہے اور کبھی کوئی' پھر مرزائیوں نے جس طرح اس تعارض کو اٹھایا ہے عذر گناہ بدتر از گناہ سارے کلام میں ایسی تاویلات اور مجاز و استعارات استعمال کئے گئے ہیں کہ جن سے ہر صحیح بات غلط اور ہر غلط بات صحیح ہو سکتی ہے سچ اور جھوٹ کے اندر کوئی چیز حد فاصل بھی تو ہونی چاہئے امام غزالیؒ فرماتے ہیں مجاز و استعارہ میں اتنی زیادتی جو سامع کو شک میں ڈال دے مجاز و استعارہ نہیں صریح غلط بیانی ہے بخلاف اس کے انبیاء کرام کا طرز

استدلال فطری اور عام فہم ہوتا ہے جسے ہر شخص آسانی سے سمجھ سکتا ہے یہی انبیاء کرام کی تعلیمات کا بنیادی فرق ہے جو ان کو دنیا کے فلاسفروں اور شاعروں سے ممتاز کردیتا ہے پھر دیکھئے بزعم خویش یہ نیا جھوٹا نبی کیا خصوصیت رکھتا ہے کونسا امتیازی کام اس نے سرانجام دیا ہے علوم و اخلاص' تقویٰ' پرہیزگاری' دعوت و تبلیغ ایثار و قربانی میں اس کا موازنہ اگر اکابرین و اسلاف امت سے کیا جائے تو یہ ان کی گرد کو بھی نہیں پاسکتا خود اس کے دور میں ایسے نفوس موجود تھے جن کے ہوتے ہوئے اسے دعویٰ نبوت تو کجا مجددیت اور مہدویت کا دعویٰ کرتے ہوئے بھی شرم آنی چاہئے تھی اس امت کا ہر دور زنجیر کی کڑیوں کی طرح مربوط ہے کوئی ایسا دور نہیں گزرا جس میں کوئی مجدد امام غوث اور مرد مومن نہ گزرا ہو اور اس نے اسلام کے اصول و عقائد اور اساس اعمال کو ہر قیمت پر زندہ نہ رکھا ہو یہ اللہ تعالیٰ کا تکوینی نظام ہے کہ خاتم النبیین ﷺ کے بعد جس ملعون نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا اس نے اپنی جہالت کو عام کیا۔ سوچنے والوں کیلئے یہ بات معجزے سے کم نہیں۔

اخبار ختم نبوت

لاہور (پ ر) آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر کراچی سے خیبر' کوئٹہ سے پشاور اور چولستان سے واہگہ تک ملک بھر میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام' مشائخ عظام نے عید الاضحیٰ' جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں لاکھوں مساجد میں یوسف کذاب کے مسئلہ پر حکومت کی مجرمانہ خاموشی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جب کوئی فرد کسی حادثہ کا شکار ہوتا ہے۔ یا کوئی خاتون ریپ کا شکار ہوتی ہے' یا کہیں کوئی ظلماً قتل ہوجاتا ہے۔ تو وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف موقع پر جاکر متاثرین سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے مجرموں کو قرار واقعی سزا دینے کا اعلان کرتے ہیں۔ لیکن یوسف کذاب کے مسئلہ میں شریف برادران کی خاموشی اسلامیان پاکستان کے دلوں میں تشویش پیدا کررہی ہے۔ عیدالاضحیٰ کے اجتماعات میں مطالبہ کیا گیا کہ حکومت اس مسئلہ میں واضح پالیسی کا اعلان کرکے مسلمانان پاکستان کے دلوں میں پایا جانے والا اضطراب دور کرے۔ نیز یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ یوسف کذاب کیس کی سماعت کے لئے ہائی کورٹ کا فل بنچ تشکیل دیا جائے جو روزانہ کیس کی سماعت کرکے ترجیحی بنیادوں پر فیصلہ سنائے نیز علماء کرام نے یہ بھی کہا کہ اگر کذاب یوسف علی کو ملک سے باہر فرار کروایا گیا جیسا کہ اس کے ورثاء اور چیلے چانٹے افواہیں پھیلارہے ہیں۔ تو ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ایک اور عظیم الشان تحریک چلائی جائے گی جو جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کے سرپرستوں کو قرار واقعی سزا دلواکر چھوڑے گی۔ نیز یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ پاکستان قومی اسمبلی بل منظور کرکے دعویٰ نبوت کی سزا اور ارتداد کی شرعی سزا کے موت مقرر کرے

بقیہ : تبصرہ کتب

انہوں نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ بیان کیا ہے وہ پیش کرکے اہل عقل کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ خود ہی مرزا صاحب کے بارے میں فیصلہ کریں۔ تیسرے رسالے کا عنوان مرزا غلام احمد قادیانی کا مقدمہ احکام الحاکمین کی عدالت میں ہے اس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے مباہلوں اور پیش گوئیوں کو ذکر کرکے اس میں رب کائنات کی جانب سے مرزا غلام احمد قادیانی کے باطل عقائد کے حوالے درج کئے گئے ہیں تاکہ ان کو پڑھ کر مسلمانوں پر ظاہر ہوجائے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام دعاوی جھوٹے ہیں۔ چوتھے رسالہ کا عنوان نزول عیسیٰ علیہ السلام چند تنقیحات و توضیحات ہے یہ رسالہ ۲۱۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ رسالہ دراصل جنگ میں "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کالم میں ایک سوال کے جواب پر ایک تعلیم یافتہ شخص کے اعتراضات کے جواب ہے جو انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے متعلق شبہات کے طور پر پیش کئے تھے۔ سات اعتراضات کا مولانا لدھیانوی صاحب نے تفصیل سے قرآن و حدیث کی روشنی میں جوابات دیئے ہیں۔ پانچویں رسالہ کا عنوان "مقدمہ عقیدۃ الاسلام" ہے یہ رسالہ ۴۸ صفحات پر مشتمل ہے یہ دراصل امام العصر حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری صدر مدرس دارالعلوم دیوبند کے ایک رسالہ کا ترجمہ ہے جس کے تین ابواب ہیں۔ پہلے میں حضرت کے حالات زندگی' دوسرے حصے میں قادیانیت سے متعلق عقائد اور تیسرے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس دنیا میں زندہ تشریف آوری کے عقیدہ پر تفصیل سے تحقیق بحث کی گئی ہے۔ آخری رسالے کا عنوان "سید آخرالزمان اور فرقہ مہدویہ" ہے یہ رسالہ ۲۴ صفحات پر مشتمل ہے یہ رسالہ جناب معین ہاشمی صاحب کے ایک خط کا جواب ہے جس میں انہوں نے امام مہدی سے متعلق عقیدہ کی وضاحت پوچھی ہے اسی کے ضمن میں فرقہ مہدویہ کا بھی تذکرہ ہے۔ بہرحال تحفہ قادیانیت حصہ سوم میں زیادہ تر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق اسلامی عقائد کی وضاحت کرتے ہوئے قادیانیت کے غلط عقائد کی تردید کی گئی ہے۔ طباعت اور تاثل کے لحاظ سے بھی یہ کتاب دیدہ زیب اور

رد قادیانیت و رد عیسائیت پر علماء کرام کی سہ ماہی تربیتی کلاس

○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں گاہے بگاہے رد قادیانیت اور رد عیسائیت پر تیاری کے لئے فارغ التحصیل علماء کرام کی سہ ماہی تربیتی کلاس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

○ شوال سے ایک کلاس جاری کی گئی تھی جس میں چار علماء کرام نے حصہ لیا۔ اب یہ کلاس ۲۵ ذی الحجہ کو اختتام پذیر ہو رہی ہے چاروں علماء کرام کو عالمی مجلس کے شعبہ تبلیغ میں بطور مبلغ کے تقرر کیا گیا ہے۔

○ اب نئی کلاس جاری کرنے کا ارادہ ہے' جو حضرات اس میں شریک ہونا چاہیں وہ درخواستیں بھجوا دیں۔

○ کلاس میں شرکت کے خواہش مند حضرات کا وفاق المدارس پاکستان یا کسی مستند دینی ادارہ کا سند یافتہ ہونا ضروری ہے۔

○ ان حضرات کو قیام و خوراک کے علاوہ نقد آٹھ سو روپے ماہانہ وظیفہ بھی دیا جائے گا۔

○ امتحان پاس کرنے والے حضرات کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ میں بطور مبلغ کے بھی رکھا جاسکتا ہے۔

○ جملہ خواہش مند رفقاء سادہ کاغذ پر بمعہ مکمل پتہ کے درخواست بھجوائیں' اور سندات ہمراہ لف کریں۔

درخواست و رابطہ کے لئے

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122

بائبل اسٹیڈی کے لئے ایک انمول گائڈ

تحریف بائبل بزبان بائبل

☆ اس کتاب میں تقریباً" پچاس عدد مختلف قدیم و جدید انجیلوں کا باہمی تقابل اور موازنہ کر کے ان موجودہ انجیلوں کی چار صد آیات کا جعلی ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

☆ اس کتاب میں عیسائیت کے جملہ بنیادی عقائد مثلاً" تثلیث' کفارہ اور ابنیت مسیح کو فرضی' خود ساختہ اور غلط ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

☆ عیسائیت کے مشہور اعتراضات کے ٹھوس اور مدلل الزامی و تحقیقی جوابات دیئے گئے ہیں۔

☆ کتاب کے شروع میں ایک جامع اور مبسوط مقدمہ جس میں بائبل کی تدوین و تصنیف اور اس کی ترتیب کے مختلف مراحل' عیسائیت کا مزاج' اناجیل کی بنیادی حقیقت کھول کر بیان کی گئی ہے۔

☆ اس کتاب میں خدا کے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور ان پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید کی عظمت و شان نہایت معقول انداز سے بیان کی گئی ہے۔

☆ چونکہ کتاب ایک ہزار صفحات پر مشتمل ہے' سردست اس کا صرف مقدمہ تقریباً" تین سو صفحات پر مشتمل کی اشاعت کا فوری پروگرام ہے۔ اہل علم و تحقیق و اصحاب خیر سے ہر قسم کے تعاون کی درخواست ہے۔

مولانا عبد اللطیف مسعود' خطیب جامع مسجد خضری' ڈسکہ

REGD. NO. SS-160

ماہنامہ "لولاک" ملتان کا اجراء

○ الحمدللہ ماہنامہ "لولاک" کی ملتان سے اشاعت کی تقریباً "اجازت مل گئی ہے۔ پہلا شمارہ ماہ محرم الحرام ۱۴۱۸ھ سے شائع ہو رہا ہے۔

○ "لولاک" کے اجراء کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما حضرت مولانا تاج محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اہتمام کیا تھا۔ تہائی صدی تک یہ فیصل آباد سے شائع ہوتا رہا۔ اب عالمی مجلس کے مرکزی دفتر ملتان سے ماہوار اشاعت کی صورت میں اپنے نئے سفر کا آغاز کر رہا ہے۔

○ ماہنامہ "لولاک" "توحید و سنت' ختم نبوت' مدح صحابہؓ' عظمت اہلبیتؓ اور اتحاد بین المسلمین کا علمبردار ہو گا۔

○ منکرین ختم نبوت فتنہ عمیاء قادیانیت' اور منکرین توحید عیسائیت کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا احتساب اس کے اہداف میں شامل ہوں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ترجمانی کے فرائض انجام دے گا۔

○ ماہنامہ "لولاک" کو شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب اور فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی سرپرستی حاصل ہوگی۔ اور اس کے جملہ امور کے نگران اعلیٰ نمونہ اسلاف حضرت مولانا عزیز الرحمان جالندھری ہوں گے۔

○ رسالہ کے ایڈیٹر حضرت المکرم صاحبزادہ طارق محمود صاحب ہوں گے۔

○ نصف صدی سے زائد کے عرصہ سے محفوظ مجلس تحفظ ختم نبوت کے قابل اشاعت ریکارڈ کو اس میں شائع کرکے محفوظ کرنے کی غرض سے مستقل ایک سلسلہ قائم کیا جائے گا۔

○ مستقل عنوانات' اور اس پر بھرپور محنت سے اس پرچہ کو معیاری بنانے کے لئے مبلغین حضرات پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے جو اس کی نگرانی کرے گی۔

○ رسالہ کا رنگین ٹائٹل' سفید کاغذ' کمپیوٹرائزڈ کتابت' عمدہ طباعت کے لئے تمام ممکنہ ذرائع کو بروئے کار لایا جائے گا۔

○ اس کے صفحات ٹائٹل کے علاوہ اڑتالیس ہوں گے۔ اور سائز عام دینی ماہناموں جیسا ہو گا' زر سالانہ ایک سو روپے' اور فی شمارہ قیمت دس روپے ہوگی۔ ایجنسی پانچ پرچوں سے کم جاری نہیں ہوگی' نمونہ کا پرچہ مفت طلب کریں۔

○ تبصرہ کے لئے کتب' اشاعت کے لئے مضامین' جماعتی خبریں' اشتہارات' ترسیل زر رابطہ کے لئے درج ذیل پتہ پر رجوع کریں۔

ناظم دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ' ملتان پاکستان فون: 514122